بدھ مت

اور

اسلام

(ایک تقابلی جائزہ)

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(استاذ: دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

U-123
جملہ حقوق محفوظ

نام : بدھ مت اور اسلام
مصنف : مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر : مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ
اردو ایڈیشن : جدید ایڈیشن مع اضافہ شدہ
تعداد کتب : ۱۰۰۰
سال : ۲۰۱۲ء
قیمت : ۸۰

Writer :	Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Book Name:	Budhh Mat Aur Islam
Publisher :	Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow 226020, UP, India
Website:	www.islamicjpamn.org
E-Mail:	tasneemlko2012@gmail.com
Phone No.	9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)	05222741539
۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی	0522-27415
۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳۱ (لکھنؤ)	9936635816
۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبل پور، مدھیہ پردیش	9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور	9935044343
۶۔ مکتبہ شباب جدید، ندوہ روڈ، لکھنؤ	9198621671
۷۔ مکتبہ شاہ ولی اللہ جامع مسجد، دیوبند	8439650526

فہرست

مقدمہ ۷

حصہ اول ۔ بدھ مت کے اصول اور اسلامی تعلیمات ۱۰

بدھ مذہب کا مختصر تعارف ۱۱
خالق کا تصور ۱۱
بدھ مذہب کا ظہور ۱۲
گوتم بدھ کی تبلیغی زندگی ۱۳
گوتم بدھ کا مقصدِ حیات ۱۴
۱۔ سچائی کی ابدیت ''ایسا دھموّ سنتنو''(एष धम्मो सनन्तनो) ۱۴
۲۔ عوام کی فلاح ''بہوجن ہتائے، بہوجن سکھائے'' ۱۴
۳۔ دکھ کا خاتمہ اور معتدل راہِ عمل (Middle Path) ۱۵
بدھ مت کے عقائد ۱۵
۱۔ توحید اور خدا کا تصور ۱۵
۲۔ ماورائی سوالات پر خاموشی ۱۶
مرنے کے بعد ۱۶
۳۔ کائنات کا قانون: پٹِچّ سمُپّاد (Dependent Origination) ۱۷
مذہبی تحریک ۱۷
چار عظیم سچائیاں (Four Noble Truths) ۱۸
بدھ مت کے آٹھ بنیادی اصول (The Noble Eightfold Path) ۱۸
بدھ مت کے آٹھ اصول اور اسلام ۱۹
بدھ کے دس اخلاقی احکام (दस सिक्खापद-Ten Precepts) ۲۵
بدھ مت کے دس احکام اور اسلام ۲۷
خلاصہ ۳۰

بدھ مت اور اسلام کی عبادات میں فرق ۳۱
۱۔روحانی تزکیہ اور باطنی اصلاح ۳۱
۲۔اخلاقی زندگی کو عبادت کا حصہ سمجھنا ۳۱
۳۔ذکر، تلاوت اور مقدس کلمات کا ورد ۳۲
۴۔دعا اور خیر کی خواہش ۳۲
۵۔عبادت کے لیے مقدس مقامات کی زیارت ۳۲
۶۔سادہ اور منظم عبادتی زندگی ۳۳
۷۔نفس کی اصلاح اور خواہشات پر قابو ۳۳
خلاصہ ۳۳
مورتی پوجا کا تقابلی جائزہ ۳۴
بدھ مت کے بڑے فرقوں کا نقطۂ نظر ۳۴
۱۔ہینایان/تھیرواد(Theravada) ۳۴
۲۔مہایان(Mahayana) ۳۵
بودھ عقیدہ کے محققین کا نظریہ ۳۵
اسلام میں مورتی پوجا کی ممانعت ۳۶
خلاصہ ۳۷
حصہ دوم ۔بدھ مت کے مطابق آخری رسول کی پیشین گوئیاں ۳۹
گوتم بدھ جی کی پیشین گوئیاں ۴۰
بدھ مذہب کی اہم کتب Pali Canon کے مطابق ۴۰
بدھ مذہب کی اہم کتب Anāgatavaṃsa کے مطابق میتیہ یا میتر یہ ۴۱
پالی میں میتیہ یا میتر یہ (मैत्रेय) کے لغوی معنٰی ۴۱
بدھ مت کی اصطلاح میں ’’میتر یہ (मैत्रेय)‘‘ ۴۲
Encyclopaedia of Buddhism کے مطابق ۴۲
Paul Carus کے مطابق ۴۴

ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے کے مطابق..	۴۴
آنے والے بدھ کی خصوصیات..	۴۶
حضرت محمد ﷺ اور آخری بدھ کا تقابلی جائزہ..	۴۷
۱۔ظہور کا پس منظر..	۴۷
مشترک نکتہ..	۴۹
۲۔انسانی حیثیت(Human Guide,Non-divine)........................	۴۹
مشترک نکتہ..	۵۱
۳۔نام کی صفت میں مماثلت..	۵۲
مشترک نکتہ..	۵۳
۴۔اس کا دل پاک اور علم وعقل سے بھرپور ہوگا..	۵۳
مشترکہ نکات..	۵۴
۵۔تعلیم کا مرکزی محور: صراطِ مستقیم..	۵۵
مشترکہ نکات..	۵۶
۶۔نئی تعلیم یا اصل کی تجدید..	۵۷
مشترکہ نکات..	۵۸
۷۔عالمگیر رہنمائی..	۵۸
مشترکہ نکات..	۶۱
David Benjamin Keldani کے مطابق..	۶۳
خلاصہ بحث..	۶۵
حصہ سوم۔بدھ مت اور اسلام میں فکری، اخلاقی اور روحانی مماثلتیں	۶۷
فکری، اخلاقی اور روحانی مماثلتیں..	۶۸
بنیادی فرق..	۶۸
۱۔اخلاقیات اور انسانی اقدار..	۶۹
اسلام کا اخلاقی تصور..	۶۹

۲۔خدمتِ خلق اور ہمدردی.. ۷۰
۳۔نفس پر قابو اور خواہشات کی مخالفت.. ۷۱
۴۔عدم تشدد اور امن پسندی.. ۷۳
۵۔مراقبہ، ذکر اور باطنی طہارت... ۷۵
۶۔سماجی مساوات اور انسانی برابری.. ۷۶
۷۔زندگی کی عارضی حیثیت.. ۷۷
۸۔زہد، قناعت اور سادہ زندگی.. ۷۹
۹۔غور و فکر، عقل اور تدبر... ۸۰
۱۰۔عمل کا اصول: کرما اور اسلامی تصورِ جزا و سزا.............................. ۸۱
خلاصۂ بحث.. ۸۱

❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین، نبینا محمد ﷺ وعلی آلہ واصحابہ أجمعین۔

انسانی تاریخ کا مطالعہ اس حقیقت کو واضح کرتا ہے کہ ہر دور اور ہر تہذیب میں انسان نے زندگی کے مقصد، کائنات کی حقیقت، اخلاق، عبادت، نجات اور آخرت جیسے بنیادی سوالات کے جوابات تلاش کرنے کی کوشش کی ہے۔ انہی سوالات کے نتیجے میں دنیا میں مختلف مذاہب، فلسفے اور فکری نظام وجود میں آئے، جنہوں نے اپنے اپنے انداز میں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی رہنمائی کی۔

ان مذاہب میں بدھ مت کو عالمی سطح پر نمایاں مقام حاصل ہے۔ اگرچہ اس کے عقائد، الٰہیات، وحی، نبوت، تصورِ خدا، نجات اور آخرت کے بنیادی تصورات اسلام سے مختلف ہیں، لیکن اخلاقی تربیت، کردار سازی، انسانی ہمدردی، رحم، عدل، خود احتسابی اور روحانی پاکیزگی جیسے متعدد موضوعات میں قابلِ توجہ مماثلتیں بھی پائی جاتی ہیں۔

اسی ضرورت کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کتاب ''بدھ مت اور اسلام'' ترتیب دی گئی ہے۔ اس کا مقصد نہ کسی مذہب کی تحقیر ہے اور نہ کسی کے عقائد پر غیر علمی تنقید، بلکہ مستند مذہبی متون اور معتبر تاریخی و تحقیقی مصادر کی روشنی میں دونوں مذاہب کے درمیان موجود فکری، اخلاقی، روحانی اور عملی مماثلتوں اور بنیادی اختلافات کو علمی انداز میں پیش کرنا ہے، تاکہ قاری حقیقت پسندانہ اور تحقیقی نقطۂ نظر سے مطالعہ کر سکے۔

اس کتاب میں بدھ مت کا تاریخی پس منظر، گوتم بدھ کی شخصیت، بنیادی عقائد، چار عظیم سچائیاں، آٹھ بنیادی اصول، دس اخلاقی احکام، عبادات، اخلاقی تعلیمات، مورتی پوجا کا تصور، مستقبل کے بدھ (میتریہ) سے متعلق روایات اور دیگر اہم موضوعات کو بدھ مت کے مستند مصادر کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآنِ مجید، صحیح احادیث اور معتبر اسلامی مصادر کی روشنی میں ان موضوعات کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا گیا ہے، تاکہ قاری دونوں مذاہب کے مشترکہ اخلاقی اصولوں اور بنیادی اعتقادی اختلافات کو واضح طور پر سمجھ سکے۔

اسلام اور بدھ مت کے تقابلی مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ دونوں مذاہب کے درمیان اخلاقیات، خدمتِ خلق، ضبطِ نفس، ہمدردی، امن، مساوات اور کردار سازی جیسے متعدد عملی و اخلاقی پہلوؤں میں قابلِ ذکر مماثلت پائی جاتی ہے، لیکن ان کے بنیادی عقائد، تصورِ خدا، وحی، نبوت، نجات اور آخرت کے نظریات میں واضح اور اصولی اختلاف موجود ہے۔

اس لیے اس تقابلی جائزے کا مقصد دونوں مذاہب کو حقیقت یا حیثیت کے اعتبار سے یکساں ثابت کرنا نہیں، بلکہ صرف ان مشترکہ اخلاقی اقدار کی نشاندہی کرنا ہے جو کسی درجے میں اسلامی تعلیمات سے مشابہت رکھتی ہیں۔

اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری، کامل اور آفاقی دین ہے، اور مسلمانوں کے لیے حق و باطل کا حتمی معیار صرف قرآنِ مجید اور سنتِ نبوی ﷺ ہیں؛ لہٰذا دیگر مذاہب کی وہی تعلیمات قابلِ قبول سمجھی جاسکتی ہیں جو قرآن وسنت کے مطابق ہوں۔

لہٰذا اس تقابلی مطالعہ سے ہرگز یہ تاثر نہیں لینا چاہیے کہ اسلام اور دیگر مذاہب حقیقت، مقام یا حیثیت کے اعتبار سے یکساں ہیں۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری، کامل اور آفاقی دین ہے، جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اور قیامت تک تمام انسانیت کے لیے ہدایت کا واحد مستند سرچشمہ رہے گا۔

قرآنِ مجید اور سنتِ نبوی ﷺ کے نزول کے بعد سابقہ ادیان اور شریعتیں منسوخ ہوچکی ہیں، اس لیے نجات اور فلاح کا راستہ صرف دینِ اسلام ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو خالص اپنی رضا کے لیے قبول فرمائے، اسے حق

کی معرفت، علمی تحقیق، بین المذاہب فہم اور اخلاقی اصلاح کا ذریعہ بنائے، اور مصنف، معاونین، ناشر اور تمام قارئین کے لیے دنیا وآخرت میں نافع ثابت فرمائے۔

والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
استاذ: دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
۲۲؍ جمادی الثانی ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۶؍ مئی ۲۰۱۱ء

حصہ اول

بدھ مت کے اصول

اور

اسلامی تعلیمات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بدھ مذہب کا مختصر تعارف

بدھ مذہب (Buddhism) دنیا کے قدیم ترین مذاہب میں شمار ہوتا ہے، جس کی بنیاد Gautama Buddha نے رکھی۔ تاریخی روایات کے مطابق گوتم بدھ کی پیدائش تقریباً 563 قبل مسیح میں Lumbini (موجودہ نیپال) میں ہوئی۔ وہ ایک شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، مگر انسانی زندگی میں پائے جانے والے دکھ، بیماری، بڑھاپے اور موت کے مشاہدے نے انہیں گہری فکری بے چینی میں مبتلا کیا اور سچ کی تلاش پر آمادہ کیا۔

تقریباً 35 برس کی عمر میں گوتم بدھ نے Bodh Gaya میں بودھی درخت کے نیچے نِروان (Enlightenment) حاصل کیا۔ اس کے بعد انہوں نے Sarnath میں اپنا پہلا وعظ دیا، جسے بدھ مت کی اصطلاح میں دھرم چکر پرورتن کہا جاتا ہے۔ بدھ کی تعلیمات کا بنیادی خلاصہ چار عظیم سچ (Four Noble Truths) اور آٹھ گنا راستہ (Eightfold Path) پر مشتمل ہے، جن کا مقصد انسانی دکھ کے اسباب کو سمجھنا، ان کا خاتمہ کرنا، اور اخلاقی و روحانی پاکیزگی کی راہ دکھانا ہے۔

خالق کا تصور

بدھ مت میں خالقِ کائنات کے تصور کو مرکزی حیثیت حاصل نہیں، بلکہ زور اخلاقی کردار، کرُونا (رحمت)، میتری (محبت)، عدم تشدد (اہنسا) اور ذہنی بیداری (Mindfulness) پر دیا گیا ہے۔ گوتم بدھ کے وصال کے بعد ان کی تعلیمات ایشیا کے

مختلف علاقوں میں پھیلیں، خصوصاً Ashoka the Great (تیسری صدی قبل مسیح) کے دور میں بدھ مت کو ریاستی سرپرستی حاصل ہوئی۔ اشوک اعظم کی کوششوں کے نتیجے میں بدھ مت ہندوستان سے نکل کر شری لنکا، وسطی ایشیا، چین، کوریا، جاپان اور جنوب مشرقی ایشیا تک پھیل گیا اور ایک عالمی مذہب کی صورت اختیار کر گیا۔

Sarvepalli Radhakrishnan, Indian Philosophy, Vol. 1, George Allen Unwin, London, pp. 360-365

Romila Thapar, Aśoka and the Decline of the Mauryas, Oxford University Press, pp. 250-262

Hajime Nakamura, Gotama Buddha: A Biography Based on the Most Reliable Texts, Oxford University Press, pp. 67-92

بدھ مذہب کا ظہور

بدھ مذہب کے ظہور کا وہ دور تھا جب ابتدائی ویدک مذہب (Early Vedic Religion) ارتقائی مراحل (Evolutionary stages) طے کر کے بعد ویدک/ برہمنک نظام (Later Vedic Religion/Brahmanical System) کی صورت اختیار کر چکا تھا، جس میں مذہبی زندگی بتدریج پیچیدہ یگّن (Complex sacrificial rituals)، قربانیوں اور منتر خوانی تک محدود ہوتی جا رہی تھی۔

اس عمل کے نتیجے میں مذہبی علم اور رسومات پر برہمن طبقے کی بالادستی قائم ہوئی اور عام انسان کے لیے نجات کا راستہ مشکل بنتا چلا گیا۔ اسی تاریخی عمل کے دوران سماج کو منظم کرنے کے لیے ورن نظام (Varna System) تشکیل پایا، جس کے تحت برہمن، کشتریہ، ویشیہ اور شودر کی تقسیم سامنے آئی۔ بعد کے ادوار میں یہی تقسیم ذات پات کے نظام کی صورت اختیار کر گئی، جس سے سماجی عدم مساوات میں اضافہ ہوا اور نچلے طبقات معاشرتی محرومی کا شکار رہے۔

اسی پس منظر میں چھٹی صدی قبل مسیح کے دوران، مہاجنپد دور (Mahajanapada

Period) کی سماجی و معاشی تبدیلیوں کے تحت گوتم بدھ نے بدھ مت کی تعلیم دی۔ بدھ مت نے نروان کے بعد چار عظیم سچ اور آٹھ گنا راستہ پیش کر کے انسانی دکھ کے مسئلے کو اخلاق، مراقبہ اور حکمت کے ذریعے حل کرنے کی دعوت دی۔ اس نے ویدک رسومات، جانوروں کی قربانی اور ذات پات کی بنیاد پر امتیاز کو رد کیا اور یہ اصول پیش کیا کہ مکش/نروان ہر انسان کے لیے ممکن ہے، خواہ اس کا سماجی مقام کچھ بھی ہو۔

اس اصلاحی تحریک کے نتیجے میں ہندو روایت پر گہرے اثرات مرتب ہوئے؛ اہنسا، کرُونا، اخلاقی طہارت اور باطنی تجربے کو زیادہ اہمیت ملی، قربانیوں کی رسم میں کمی آئی، بھکتی اور اوپنشدک فکر کو تقویت حاصل ہوئی، اور بعض ہندو مکاتبِ فکر میں بدھ کو وشنو کا اوتار بھی تسلیم کیا گیا۔

اس مذہب کے ظہور کا ہندو مذہب پر سب سے بڑا اثر یہ ہوا کہ ہندو روایت میں اہنسا، کرُونا (Compassion)، اخلاقی طہارت اور سادگی جیسے تصورات کو زیادہ اہمیت ملنے لگی۔ ویدک قربانیوں میں کمی آئی اور بھکتی (Bhakti) اور اوپنشدوں کی فکر کو تقویت ملی، جہاں باطنی تجربے اور گیان (Knowledge) پر زور دیا گیا۔

گوتم بدھ کی تبلیغی زندگی

گوتم بدھ نے جس روز بودھ گیا (بہار) میں بدھتو (عرفان/بصیرت) حاصل کیا، اس وقت ان کی عمر 35 سال تھی۔ اس کے بعد کے 45 سال وہ مسلسل اصلاح، تعلیم اور تبلیغ میں مصروف رہے۔ انہوں نے شمال مشرقی ہند کے مختلف علاقوں بی مثلاً مگدھ، کوشل، ویشالی اور بنارس بی کا پیدل سفر کیا اور ذات پات کے نظام، طبقاتی تفریق اور بے جا مذہبی رسومات کے خلاف عدم تشدد، اخوت، اور مساوات کا پیغام عام کیا۔

(Thomas, E. J. The Life of Buddha as Legend and History. RoutledgeKegan Paul, London)

گوتم بدھ کا مقصدِ حیات

گوتم بدھ بنیادی طور پر ایک عظیم اخلاقی و سماجی مصلح (Moral Social Reformer) تھے۔ اگرچہ آگے چل کر ان کی تعلیمات ایک عالمی مذہب کی بنیاد بنیں، لیکن ان کا بنیادی مقصد انسانی معاشی وسماجی دکھوں کا خاتمہ، ذات پات کی نابرابری اور بے جا مذہبی رسومات کا سدِ باب، اور ایک معتدل اخلاقی نظام قائم کرنا تھا۔

۱۔سچائی کی ابدیت ''ایسا دھمّو سننتنو'' (एष धम्मो सनन्तनो)

بدھ نے کبھی کسی نئے مذہب یا کسی نئے دعوے کی تبلیغ نہیں کی، بلکہ انہوں نے فرمایا کہ وہ صرف اس ابدی سچائی کو دوبارہ بیدار کر رہے ہیں جو ہمیشہ سے کائنات میں موجود تھی۔ بدھ مت کے مشہور متن دھمّ پد (Dhammapada) میں وہ فرماتے ہیں:

न हि वेरेन वेरानि, सम्मन्तीध कुदाचन।

अवेरेन च सम्मन्ति, एस धम्मो सनन्तनो॥

ترجمہ: نفرت سے نفرت کبھی ختم نہیں ہوتی، بلکہ محبت اور عدمِ عناد ہی سے نفرت ختم ہوتی ہے۔ یہی ابدی سچائی/قانون ہے۔

(Dhammapada, Yamakavagga, Verse 5)

۲۔عوام کی فلاح ''بہوجن ہتائے، بہوجن سکھائے''

بدھ کا مذہب کسی خاص طبقے، ذات یا قبیلے کے لیے نہیں تھا، بلکہ تمام انسانوں کی اجتماعی فلاح کے لیے تھا۔ جب انہوں نے اپنے ابتدائی 60 آریہتوں (شاگردوں) کو دعوت و تبلیغ کے لیے روانہ کیا، تو ان کا مقصدِ مشن ان الفاظ میں بیان فرمایا:

चरथ भिक्खवे चारिकं, बहुजन हिताय, बहुजन सुखाय।

ترجمہ: اے راہبو! نکل پڑو اور سفر کرو بی زیادہ سے زیادہ لوگوں کی بھلائی

کے لیے، زیادہ سے زیادہ لوگوں کے سکھ اور آرام کے لیے، اور دنیا پر رحم وشفقت کرنے کے لیے...

(Vinaya Pitaka, Mahavagga 1:11; Samyutta Nikaya SN 4.5)

۳۔ دکھ کا خاتمہ اور معتدل راہِ عمل (Middle Path)

بدھ نے انسانی زندگی کے مسائل کو کسی خیالی فلسفے کے بجائے ایک حقیقت پسندانہ نظر سے دیکھا۔ ان کی تعلیمات کا محور یہ تھا کہ انسان کا وجود خواہشات اور لگاؤ کے باعث دکھوں سے گھرا ہوا ہے، اور ان دکھوں سے نجات ممکن ہے۔

(Dhammapada [The Path of Dhamma]-Khuddaka Nikaya, Sutta Pitaka, Pali Canon)

(Samyutta Nikaya [The Connected Discourses of the Buddha] Translated by Bhikkhu Bodhi, Wisdom Publications)

(Vinaya Pitaka [Book of the Discipline-Mahavagga] Pali Text Society, London)

بدھ مت کے عقائد

بدھ مت بنیادی طور پر ایک اصلاحی اور اخلاقی تحریک تھی جس کا مقصد انسان کو دکھ، تکلیف اور خواہشات کے بوجھ سے نجات دلانا تھا۔ گوتم بدھ نے نہ تو خدا کی الوہیت پر زیادہ گفتگو کی اور نہ ہی کائنات کے ماورائی اسرار پر، بلکہ وہ انسان کی عملی زندگی اور اس کی اخلاقی تطہیر پر زیادہ زور دیتے رہے۔ بدھ مت کے عقائد اور نظریات کو درج ذیل نکات میں بیان کیا جا سکتا ہے:

ا۔ توحید اور خدا کا تصور

بدھ مت میں خدا کا تصور براہِ راست موجود نہیں ہے۔ گوتم بدھ نے خدا کے وجود پر بحث سے گریز کیا اور اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم دی کہ اصل مقصد دکھ سے نجات ہے، نہ کہ ماورائی سوالات میں الجھنا۔

۲۔ماورائی سوالات پر خاموشی

بدھ نے الہیات، خدا، اور دنیا کی تخلیق جیسے 10 یا14 ماورائی سوالات پر خاموشی اختیار کی، جنہیں پالی زبان میں اَویا کتَ (Avyakata) یعنی ''غیر واضح/ بے جواب سوالات'' کہا جاتا ہے۔

جب ان سے فلسفی وچھ گوتّ (Vacchagotta) نے خدا/ ذات کے وجود کے بارے میں پوچھا کہ ''کیا روح/ خدا کا وجود ہے؟'' تو بدھ خاموش رہے۔ جب اس نے پوچھا ''کیا وجود نہیں ہے؟'' تو بھی بدھ خاموش رہے۔ بعد میں اپنے خاص شاگرد آنند کو انہوں نے بتایا کہ ان سوالات کا جواب دینے سے انسان محض بحث اور وہم میں الجھ جاتا ہے اور دکھ سے نجات کے عملی راستے سے بھٹک جاتا ہے۔

Aggi-Vacchagotta Sutta (Majjhima Nikāya, Sutta 72[MN 72])
(Ānanda Sutta (Saṃyutta Nikāya, Sutta 44.10[SN 44.10])

مرنے کے بعد

جب ان کے ایک شاگرد مالُنکیا پتّ (Malunkyaputta) نے ان سے ماورائی اور الہیاتی سوالات (مثلاً: دنیا ابدی ہے یا نہیں، روح اور جسم ایک ہیں یا الگ، مرنے کے بعد کیا ہوتا ہے) پوچھے، تو گوتم بدھ نے ان کا جواب دینے کی بجائے یہ مشہور تمثیل بیان فرمائی جو بدھ مت کے مستند متن ماجھم نکایہ(Majjhima Nikaya) میں پیٹ کے درد اور حکیم کے بجائے زہر آلود تیر اور جراح (سرجن/ ڈاکٹر) کی صورت میں درج ہے:

''اگر کسی شخص کے جسم میں زہر میں بجھا ہوا تیر پیوست ہو جائے، اور اس کے رشتہ دار فوراً کسی جراح (ڈاکٹر) کو بلا لائیں، لیکن وہ زخمی شخص کہے: میں تیر اس وقت تک نہیں نکلواؤں گا جب تک مجھے یہ معلوم نہ ہو جائے کہ تیر چلانے والا کون تھا، اس کی ذات کیا تھی، وہ لمبا تھا یا چھوٹا، اور تیر کس لکڑی کا بنا ہے تو وہ شخص ان تمام باتوں کا علم حاصل کرنے سے

پہلے ہی مر جائے گا''۔

''اسی طرح اے مالُنکیا پتّ !انسان کی زندگی کا اصل مسئلہ دکھ، بڑھاپا، بیماری اور موت ہے، اور میرا کام اس زہر آلود تیر (دکھ) کو نکالنا ہے، نہ کہ ان سوالات کے جواب دینا جن کا تعلق دکھ کی نجات سے نہیں ہے''۔

(Cula-Malunkyovada Sutta-Majjhima Nikaya, Sutta 63)

۳۔کائنات کا قانون: پٹِچّ سمُپّاد (Dependent Origination)

بدھ مت میں کائنات کو چلانے والے کسی شخصیہ خدا (Personal God) کے بجائے علت و معلول (Cause and Effect) کے ابدی قانون کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جسے پٹِچّ سمُپّاد (Pratītyasamutpāda) یعنی ''مشروط پیدائش کا قانون'' کہا جاتا ہے۔اس قانون کے مطابق کائنات کا ہر عمل اپنے سبب (Cause) سے جڑا ہوا ہے اور بغیر کسی خالق کے ایک منظم طریقے سے چل رہا ہے۔

(Paticcasamuppada Sutta [Samyutta Nikaya, SN 12..1]-Pāli Text)

مذہبی تحریک

اس طرح بدھ مت بنیادی طور پر ایک اخلاقی اور اصلاحی مذہبی تحریک ہے جس کا مرکزی مقصد انسان کو دکھ، خواہشات اور نفسیاتی تکالیف سے نجات دلانا ہے۔ گوتم بدھ نے خدا کے وجود، کائنات کی تخلیق اور دیگر ماورائی مسائل پر قطعی رائے دینے کے بجائے خاموشی اختیار کی اور انسان کو عملی زندگی، اخلاقی پاکیزگی اور روحانی نجات پر توجہ دینے کی تعلیم دی۔

ان کے نزدیک کائنات ایک شخصی خدا کے بجائے علت و معلول کے ابدی قانون پٹِچّ سمُپّاد (Dependent Origination/ Pratītyasamutpāda) کے تحت چلتی ہے، جس کے مطابق ہر چیز اپنے اسباب و علل سے وجود میں آتی ہے۔

اسی لیے بدھ مت کی تعلیمات کا اصل زور فلسفیانہ اور الٰہیاتی بحثوں کے بجائے چار اعلیٰ حقائق، آٹھ گنا راستہ، اخلاقی کردار، ذہنی تزکیہ اور عملی زندگی میں دکھ کے خاتمے پر ہے۔

چار عظیم سچائیاں (Four Noble Truths)

بدھ مت کی اساس دراصل چار بنیادی صداقتوں پر قائم ہے، جنہیں چار اعلیٰ صدائیں کہا جاتا ہے:

۱۔ دکھ (Dukkha): پیدائش سے لے کر موت تک انسانی زندگی دکھوں اور ناپائیداری کا نام ہے۔

۲۔ دکھ سمودیہ (Dukkha Samudaya): دکھوں کا بنیادی سبب انسان کی لامحدود خواہشات، لالچ اور لگاؤ ہیں۔

۳۔ دکھ نیرودھ (Dukkha Nirodha): خواہشات اور عدم آگاہی کے خاتمے سے دکھوں کا خاتمہ ممکن ہے (نروان)۔

۴۔ دکھ نیرودھ گامنی پٹپدا (Dukkha Nirodha Gamini Patipada): دکھوں سے نجات کا واحد راستہ آٹھ نکاتی معتدل راستہ ہے۔

(Dhammacakkappavattana Sutta, Samyutta Nikaya 56.11)

بدھ مت کے آٹھ بنیادی اصول

(The Noble Eightfold Path)

بدھ نے دکھ کے ازالے کے لیے آٹھ نکاتی راستہ (Noble Eightfold Path) تجویز کیا، جو نہ تو شدید خودایذی (سخت تپسی) کی اجازت دی اور نہ ہی لذت پرستی کی، بلکہ درمیانی راستہ (مجھم پٹپدا/Middle Path) اختیار کرنے کی ہدایت دی:

۱۔ صحیح نظریات (सम्यक दृष्टि):

زندگی کے بارے میں بدھ مت کے نقطۂ نظر اور چار صداقتوں کو بے چون و چرا تسلیم کرنا۔

۲۔ صحیح عقیدہ (सम्यक्संकल्प):

اپنے اندر ایسے خیالات وجذبات پیدا کرنا جو اخلاقی برائیوں سے پاک ہوں۔

۳۔صحیح قول (सम्यक्वाक्):

جھوٹ، غیبت اور بدزبانی سے اجتناب کرنا۔

۴۔صحیح عمل (सम्यक्कर्म):

خیانت، بدکاری اور قتل وغارت گری سے بچنا۔

۵۔صحیح رزق (सम्यक्आजीविका):

محنت اور جائز طریقے سے حاصل شدہ روزی پر قناعت کرنا۔

۶۔صحیح کوشش (सम्यक्व्यायाम) :

مذہب کے احکام پر پوری طرح عمل پیرا رہنا۔

۷۔صحیح حافظہ (सम्यक्स्मृति):

گذشتہ اعمال کو یاد رکھتے ہوئے مسلسل محاسبہ کرتے رہنا۔

۸۔صحیح تخیل (सम्यक्समाधि):

دنیاوی لذتوں سے بے نیاز ہوکر حقیقت کی تلاش میں سرگرداں رہنا۔

(Digha Nikaya, Mahaparinibbana Sutta)

بدھ مت کے آٹھ اصول اور اسلام

بدھ کا پہلا اصول:

۱۔صحیح نظریات (Right Viewसम्यक दृष्टि): زندگی کے بارے میں بدھ مت کے نقطۂ نظر اور چار صداقتوں کو بے چون وچرا تسلیم کرنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام انسان کو حق کو پہچاننے، غور وفکر کرنے اور ہدایت کو اختیار کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝۲۹

ترجمہ: ''یہ ایک بابرکت کتاب ہے جو ہم نے آپ کی طرف نازل کی ہے تاکہ لوگ اس کی آیات میں غور کریں''۔(سورۃ ص:۲۹)

الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ۝۱۸

ترجمہ: ''جو لوگ ہماری بات کو غور سے سنتے ہیں پھر اس کے بہترین پہلو کی پیروی کرتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی ہے اور یہی عقل والے ہیں''۔(سورۃ الزمر:۱۸)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ

ترجمہ: ''اے ایمان والو! اللہ پر، اس کے رسول پر، اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی، اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے نازل کیں، ایمان لاؤ...''۔(سورۃ النساء:۱۳۶)

بدھ کا دوسرا اصول:

۲۔صحیح عقیدہ(Right Intention सम्यक संकल्प): اپنے اندر ایسے خیالات وجذبات پیدا کرنا جو اخلاقی برائیوں سے پاک ہوں۔

اسلامی تعلیمات: اسلام میں نیت اور باطنی پاکیزگی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے: قرآن اخلاص، تقویٰ اور نیک نیت کو اعمال کی بنیاد قرار دیتا ہے۔

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ

ترجمہ: ''اور انہیں اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا کہ خالص اسی کے لیے دین کو یکسو کرکے اللہ کی عبادت کریں''۔(سورۃ البینۃ:۵)

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾

ترجمہ: ’’جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد، سوائے اس کے جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم (صحیح نیت اور عقیدہ) لے کر آیا‘‘۔ (سورہ الشعراء: ۸۸-۸۹)

بدھ کا تیسرا اصول:

۳۔ صحیح قول (Right Speech सम्यक वाक्): جھوٹ، غیبت اور بدزبانی سے اجتناب کرنا۔

اسلامی تعلیمات: قرآن نے زبان کے درست استعمال اور اچھی بات کہنے کی سخت تاکید کی ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو‘‘۔

(سورۃ الأحزاب: ۷۰)

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ

ترجمہ: ’’اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو‘‘۔ (سورۃ الحجرات: ۱۲)

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

ترجمہ: ’’اور لوگوں سے اچھی بات کہو‘‘۔ (البقرۃ: ۸۳)

اِنَّمَا يَفْتَرِى الْكَذِبَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

ترجمہ: ’’جھوٹ تو وہی لوگ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے، اور یہی لوگ جھوٹے ہیں‘‘۔ (سورۃ النحل: ۱۰۵)

بدھ کا چوتھا اصول:

۴۔ صحیح عمل (Right Action-सम्यक कर्मान्त): خیانت، بدکاری اور قتل وغارت گری سے بچنا۔

اسلامی تعلیمات: اخلاقی اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے قرآن نے ان تمام جرائم سے سختی سے روکا ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

ترجمہ: ''اور کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو جسے اللہ نے محترم قرار دیا ہے''۔ (سورۃ بنی اسرائیل: ۳۳)

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾

ترجمہ: ''اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک یہ بہت بڑی بے حیائی اور نہایت برا راستہ ہے''۔ (سورۃ بنی اسرائیل: ۳۲)

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ: ''اور چور مرد ہو یا چور عورت، ان کے ہاتھ کاٹ دو، اس بدلے میں جو انہوں نے کیا، اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا کے طور پر''۔ (المائدہ: ۳۸)

بدھ کا پانچواں اصول:

۵۔ صحیح رزق (सम्यक आजीविका Right Livelihood): محنت اور جائز طریقے سے حاصل شدہ روزی پر قناعت کرنا۔

اسلامی تعلیمات: حلال رزق کا حصول اور حرام کمائی سے پرہیز اسلامی تعلیمات کا جوہر ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖ

ترجمہ: ''اے لوگو! زمین میں جو حلال اور پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ''۔ (سورۃ البقرہ: ۱۶۸)

وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ

ترجمہ: ''اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ

کھاؤ‘‘۔(سورۃ البقرہ:۱۸۸)

بدھ کا چھٹا اصول:

۶۔صحیح کوشش (Right Effort सम्यक व्यायाम): برائی سے بچنے اور نیکی اختیار کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد کرنا۔

اسلامی تعلیمات: اللہ کے راستے میں اور نفس کی اصلاح کے لیے جدوجہد (جہادِ نفس) کو قرآن میں کامیابی کی شرط قرار دیا گیا ہے:

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ

ترجمہ: ’’اور جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ضرور انہیں اپنی راہیں دکھاتے ہیں‘‘۔(سورۃ العنکبوت:۶۹)

وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿۳۹﴾

ترجمہ: ’’اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے‘‘۔
(سورہ النجم:۳۹)

بدھ کا ساتواں اصول:

۷۔صحیح حافظہ (Right Mindfulness सम्यक स्मृति): ہر وقت اپنے اعمال پر نظر رکھنا اور مسلسل محاسبہ کرتے رہنا۔

اسلامی تعلیمات: اپنے اعمال کا محاسبہ کرنے اور غفلت سے بیدار رہنے کی تلقین قرآن یوں کرتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾

ترجمہ: ’’اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور ہر شخص یہ دیکھے کہ اس نے کل (آخرت) کے لیے کیا آگے بھیجا ہے، اور اللہ سے ڈرتے رہو، بے شک اللہ

تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے''۔(سورۃ الحشر:۱۸)

بدھ کا آٹھواں اصول:

۸۔صحیح تخیل(Right Concentrationसम्यक समाधि): دنیاوی لذتوں سے بے نیاز ہوکر حقیقت کی تلاش میں سرگرداں رہنا۔

اسلامی تعلیمات: دنیا کی فانی زندگی سے ہٹ کر حقیقی سکونِ قلب اللہ کی یاد اور اس کی ذات میں غور وفکر کرنے سے ملتا ہے:

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

ترجمہ:''اور دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے''۔

(سورہ آل عمران:۱۸۵)

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَىِٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىِٕنُّ الْقُلُوْبُ ؕ۲۸

ترجمہ:''جولوگ ایمان لائے اور ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان نصیب ہوتا ہے۔جان لو کہ اللہ ہی کی یاد سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے''۔(الرعد:۲۸)

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ

ترجمہ:''اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات واضح کرتا ہے تاکہ تم غور وفکر کرو''۔(سورہ بقرہ:۲۱۹)

اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۣ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ

ترجمہ:''کیا انہوں نے اپنے آپ میں غور نہیں کیا؟اللہ نے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے،سب کو حق کے ساتھ پیدا کیا ہے''۔(سورہ روم:۸)

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسلام نے جن اعلیٰ اخلاقی اور عملی تعلیمات کی ہدایت فرمائی

ہے، گوتم بدھ کی آٹھ نکاتی تعلیمات (Noble Eightfold Path) میں بھی ان میں سے متعدد اصولوں سے مماثلت رکھنے والی ہدایات ملتی ہیں۔ مثلاً صحیح نظریہ، صحیح نیت، صحیح قول، صحیح عمل، جائز ذریعۂ معاش، نیکی کی مسلسل کوشش، خود احتسابی اور روحانی یکسوئی جیسے موضوعات اسلام کی اخلاقی تعلیمات سے ہم آہنگ نظر آتے ہیں۔ اسلام انسان کو درست عقیدہ، اخلاص، سچائی، پاکیزہ کردار، حلال روزی، اللہ کی یاد، محاسبۂ نفس اور غور وفکر کی تعلیم دیتا ہے، جبکہ گوتم بدھ بھی اپنے پیروکاروں کو اخلاقی پاکیزگی، اعتدال، حسنِ عمل اور باطنی اصلاح کی تلقین کرتے ہیں۔

اس اعتبار سے بدھ مت کی یہ اخلاقی تعلیمات قرآنِ مجید میں بیان کردہ متعدد اخلاقی اصولوں سے مماثلت رکھتی ہیں، اگرچہ دونوں مذاہب کے عقائد، تصورِ خدا، وحی، نبوت، نجات اور آخرت کے بنیادی نظریات ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

ان آٹھ طریقوں پر عمل کرنے کے بعد گوتم بدھ نے مندرجہ ذیل دس اخلاقی احکام دئے اور بودھوں سے کہا کہ وہ ان احکام کی سختی سے پابندی کریں۔

بدھ کے دس اخلاقی احکام

दस सिख्खापद-Ten Precepts

بدھ مت میں ان آٹھ اصولوں پر عمل کے بعد بدھ نے اپنے پیروکاروں (خصوصاً راہبوں اور بھکشوؤں) کی اخلاقی تربیت اور انضباطِ زندگی کے لیے دس اخلاقی احکام دیے گئے ہیں، جنہیں پالی (Pali) زبان میں "دسا سکھا پدا" (Dasa Sikkhāpada) یعنی Ten Precepts کہا جاتا ہے:

پہلا حکم: पाणातिपाता वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں کسی جاندار کی جان لینے سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

دوسرا حکم: अदिन्नादाना वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں چوری اور ناجائز طور پر کسی چیز کو لینے سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

تیسرا حکم: अब्रह्मचरिया वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں جنسی بے راہ روی اور برہم چریہ کے خلاف ہر عمل سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

چوتھا حکم: मुसावादा वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں جھوٹ بولنے سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

پانچواں حکم: सुरा-मेरय-मज्ज-पमादट्ठाना वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں شراب، نشہ آور اشیاء اور ہر اس چیز سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں جو غفلت پیدا کرے۔

چھٹا حکم: विकाल-भोजना वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں نامناسب وقت، خصوصاً دوپہر کے بعد کھانے سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

ساتواں حکم: नच्च-गीत-वादित-विसूक-दस्सना वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں ناچ، گانے، موسیقی، تماشوں اور لہو ولعب سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

آٹھواں حکم: माला-गन्ध-विलेपन-धारण-मण्डन-विभूषणट्ठाना वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں ہار پہننے، خوشبو لگانے، زیب و زینت اور آرائش سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

نواں حکم: उच्चासयन-महासयना वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں اونچی، پر تعیش نشستوں اور آرام دہ بستروں سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

دسواں حکم: जातरूप-रजत-पटिग्गहणा वेरमणी सिक्खापदं समादियामि।

ترجمہ: میں سونا، چاندی اور مال و دولت قبول کرنے سے اجتناب کرنے کا عہد کرتا ہوں۔

(Vinaya Piṭaka, Mahāvagga, Chapter -Pabbajjākkhandhaka(Dasa Sikkhāpada)

بدھ مت کے دس احکام اور اسلام

بدھ کا پہلا حکم: کسی جاندار کو قتل نہ کرنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام میں بھی کسی جاندار کو بلا ضرورت قتل کرنے کی ممانعت ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ

ترجمہ: ''اور کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو جسے اللہ نے محترم قرار دیا ہے''۔ (سورۃ بنی اسرائیل: ۳۳)

بدھ کا دوسرا حکم: چوری نہ کرنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام میں بھی چوری کرنے کی ممانعت آئی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ

ترجمہ: ''اور چور مرد ہو یا چور عورت، ان کے ہاتھ کاٹ دو، اس بدلے میں جو انہوں نے کیا، اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا کے طور پر''۔ (المائدہ: ۳۸)

بدھ کا تیسرا حکم: جھوٹ نہ بولنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام میں بھی جھوٹ بولنے کی سخت ممانعت ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

اِنَّمَا یَفۡتَرِی الۡکَذِبَ الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ ۚ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡکٰذِبُوۡنَ﴿۱۰۵﴾

ترجمہ: ''جھوٹ تو وہی لوگ گڑھتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے، اور یہی لوگ جھوٹے ہیں''۔ (سورۃ النحل:۱۰۵)

بدھ کا چوتھا حکم: زنا سے پرہیز کرنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام میں زنا کی سخت ممانعت آئی ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً ؕ وَسَآءَ سَبِیۡلًا﴿۳۲﴾

ترجمہ: ''اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ، بے شک یہ بہت بڑی بے حیائی اور نہایت برا راستہ ہے''۔ (سورۃ بنی اسرائیل:۳۲)

بدھ کا پانچواں حکم: نشہ آور اشیاء کا استعمال نہ کرنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام میں بھی نشہ آور اشیاء کے استعمال کی ممانعت ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

یَسۡـَٔلُوۡنَکَ عَنِ الۡخَمۡرِ وَالۡمَیۡسِرِ ؕ قُلۡ فِیۡہِمَاۤ اِثۡمٌ کَبِیۡرٌ

ترجمہ: ''لوگ آپ سے شراب اور جوئے کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ کہہ دیجیے کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے''۔ (سورہ بقرہ:۲۱۹)

بدھ کا چھٹا حکم: دوپہر کے بعد کھانا نہ کھانا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام میں اس حکم کی کوئی صریح ممانعت موجود نہیں، البتہ اسلام اعتدال اور اسراف سے بچنے کی تعلیم دیتا ہے۔

بدھ کا ساتواں حکم: ناچ، گانے اور موسیقی سے دور رہنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام میں ناچ گانے اور موسیقی سے پرہیز کرنے کا حکم ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ

ترجمہ: ''اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو لہو کی باتیں خریدتے ہیں تا کہ علم کے بغیر لوگوں کو اللہ کے راستے سے گمراہ کریں اور اسے مذاق بنائیں۔ ایسے ہی لوگوں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے''۔ (سورہ لقمان:٦)

نوٹ: اس آیت میں ''لَهْوَ الْحَدِيْثِ'' (لہو کی باتیں) کا لفظ آیا ہے۔ متعدد مفسرین، نے اس کے مصادیق میں گانا اور موسیقی کو بھی شامل کیا ہے، جبکہ آیت کا لفظی مفہوم اس سے زیادہ عام ہے اور ہر ایسی بات یا مشغلے کو شامل کرتا ہے جو انسان کو اللہ کے راستے سے غافل کردے۔

● ''حضرت ابو مالک اشعریؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور معازف (آلاتِ موسیقی) کو حلال سمجھنے لگیں گے''۔ (صحیح البخاری:5590)

بدھ کا آٹھواں حکم: خوشبو کا استعمال نہ کرنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام جائز زینت اختیار کرنے کی اجازت دیتا ہے مگر تکبر و اسراف سے منع کرتا ہے۔

بدھ کا نواں حکم: آرام دہ بستر اور نشست سے پرہیز کرنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام آرام دہ بستر اور اچھی نشست کی اجازت دیتا ہے البتہ عیش پرستی کے بجائے سادگی کی ترغیب دیتا ہے۔

بدھ کا دسواں حکم: سونے اور چاندی کا استعمال نہ کرنا۔

اسلامی تعلیمات: اسلام میں سونے اور چاندی کو مطلقاً حرام نہیں کیا گیا، بلکہ ان کی محبت، ذخیرہ اندوزی اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی ہے۔ البتہ سونے چاندی کے برتن کے استعمال کی ممانعت ہے۔

خلاصہ

بدھ مت کے دس احکام کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے متعدد اخلاقی تعلیمات، جیسے کسی جاندار کو ناحق قتل نہ کرنا، چوری، جھوٹ، زنا اور نشہ آور اشیاء سے اجتناب، اسلامی تعلیمات سے نمایاں حد تک ہم آہنگ ہیں، اور قرآنِ مجید و احادیثِ نبویہ بھی ان برائیوں سے سختی سے روکتی ہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں مذاہب میں اخلاقی پاکیزگی، خود ضبطی اور معاشرتی امن جیسے بنیادی اصولوں میں قابلِ ذکر مماثلت پائی جاتی ہے۔ البتہ بدھ مت کے بعض احکام، مثلاً دوپہر کے بعد کھانا نہ کھانا، خوشبو کا استعمال ترک کرنا، آرام دہ بستر سے پرہیز کرنا اور سونے چاندی کے استعمال سے مکمل اجتناب، اسلامی تعلیمات سے مطابقت نہیں رکھتے۔

اسلام ان امور کو فی نفسہٖ حرام قرار نہیں دیتا بلکہ اعتدال، سادگی، اسراف سے اجتناب اور اللہ کی نعمتوں کے جائز استعمال کی تعلیم دیتا ہے۔ اس لیے اگرچہ دونوں مذاہب کے درمیان کئی اخلاقی اصول مشترک ہیں۔

البتہ بدھ مت کی متعدد بنیادی تعلیمات، مثلاً خالقِ کائنات کے واضح تصور کا فقدان، آخرت، وحی اور نبوت کے اسلامی عقائد سے اختلاف، نیز راہبانہ طرزِ زندگی اور بعض دیگر نظریات، اسلامی عقیدہ، شریعت اور تصورِ حیات سے نمایاں طور پر مختلف ہیں، بلکہ بعض پہلو ایسے بھی ہیں جو اسلامی تعلیمات سے صریحاً متصادم قرار پاتے ہیں۔ لہٰذا ان دونوں مذاہب کے درمیان مماثلت کا دائرہ صرف اخلاقی اور عملی تعلیمات تک محدود ہے، نہ کہ بنیادی عقائد اور اصولِ ایمان تک۔

بدھ مت اور اسلام کی عبادات میں فرق

بدھ مت اور اسلام کے عبادتی نظام اپنے عقائد، مقاصد اور بنیادوں کے اعتبار سے بنیادی طور پر مختلف ہیں۔ اسلام میں عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی، اطاعت اور اس کی رضا کے حصول کے لیے ہوتی ہے۔

جبکہ بدھ مت میں عبادتی اعمال کا اصل مقصد ذہنی سکون، اخلاقی تزکیہ اور نروان (نجات) کا حصول ہے، نہ کہ کسی خالق کی عبادت۔ تاہم چند عملی اور اخلاقی پہلو ایسے ہیں جن میں ظاہری یا جزوی مماثلت دیکھی جا سکتی ہے، اگرچہ ان کا عقیدہ، مقصد اور مفہوم ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

ا۔ روحانی تزکیہ اور باطنی اصلاح

بدھ مت: مراقبہ (Samatha اور Vipassanā) کے ذریعے ذہنی پاکیزگی، یکسوئی اور نفسانی خواہشات پر قابو پانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اسلام: اسلام میں نماز، ذکر، تلاوتِ قرآن، دعا، اعتکاف اور تفکر کے ذریعے دل کی پاکیزگی، تقویٰ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے۔

بنیادی فرق: بدھ مت میں مقصد نروان اور خود شناسی ہے، جبکہ اسلام میں مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا اور قربِ الٰہی کا حصول ہے۔

۲۔ اخلاقی زندگی کو عبادت کا حصہ سمجھنا

بدھ مت: پانچ شیل (Pañca Sīla) پر عمل عبادت اور روحانی ترقی کی بنیاد ہے۔

اسلام: اسلام میں سچائی، امانت، عفت، عدل، قتل، چوری، زنا اور شراب سے اجتناب جیسے اخلاقی احکام عبادت کا لازمی حصہ ہیں۔

۳۔ذکر، تلاوت اور مقدس کلمات کا ورد

بدھ مت: تین پناہوں (Saṅghaṃ Saraṇaṃ , Dhammaṃ,Buddhaṃ Gacchāmi) اور دیگر منتروں کا جاپ کیا جاتا ہے۔

اسلام: قرآنِ مجید کی تلاوت، تسبیح، تہلیل، تکبیر، درود شریف اور دیگر اذکار پڑھے جاتے ہیں۔

بنیادی فرق: اسلام میں تمام اذکار اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور عبادت ہیں، جبکہ بدھ مت میں یہ روحانی تربیت اور وابستگی کا اظہار ہیں۔

۴۔دعا اور خیر کی خواہش

بدھ مت: امن، خوشحالی، بارش، گناہوں کی معافی اور روحانی ترقی کے لیے دعائیں کی جاتی ہیں۔

اسلام: ہر قسم کی دعا صرف اللہ تعالیٰ سے کی جاتی ہے، خواہ دنیاوی ہو یا اخروی۔

بنیادی فرق: اسلام میں دعا براہِ راست اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے، جبکہ بدھ مت کی بعض روایات میں بدھ یا بودھی ستوا کے سامنے دعائیہ کلمات یا نذرانے بھی پیش کیے جاتے ہیں۔

۵۔عبادت کے لیے مقدس مقامات کی زیارت

بدھ مت: لمبنی، بودھ گیا، سارناتھ اور کشی نگر کی زیارت باعثِ برکت سمجھی جاتی ہے۔

اسلام: اسلام میں حج وعمرہ کے لیے مسجد الحرام کی زیارت کا حکم ہے۔

بنیادی فرق: اسلام میں حج ایک فرض عبادت ہے اور اس کی تمام عبادات صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جبکہ بدھ مت میں زیارت زیادہ تر تاریخی وروحانی

عقیدت کی علامت ہے۔

٦۔سادہ اور منظم عبادتی زندگی

بدھ مت: راہب مقررہ اوقات میں مراقبہ، تلاوت اور خانقاہی نظم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں۔

اسلام: مسلمان پانچ وقت کی نماز، روزہ، ذکر، تلاوت اور دیگر عبادات کے ذریعے منظم روحانی زندگی اختیار کرتے ہیں۔

۷۔نفس کی اصلاح اور خواہشات پر قابو

بدھ مت: خواہشات (Taṇhā) کو دکھ کی اصل وجہ قرار دے کر ان پر قابو پانے کی تعلیم دیتا ہے۔

اسلام: نفس کی اصلاح، صبر، تقویٰ، روزہ اور مجاہدۂ نفس کے ذریعے خواہشات کو شریعت کے تابع رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔

خلاصہ

بدھ مت اور اسلام کی بعض عبادتی اور اخلاقی عملی صورتوں میں ظاہری مماثلت پائی جاتی ہے، لیکن دونوں کا عقیدہ، مقصد اور عبادت کا تصور بنیادی طور پر مختلف ہے۔ اسلام میں عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی توحید، اس کی بندگی اور آخرت کی کامیابی کے لیے ہے، جبکہ بدھ مت میں عبادت کا مرکز ذہنی سکون، اخلاقی تربیت، مراقبہ اور نروان کا حصول ہے۔

اسی طرح بدھ مت میں مجسموں کے سامنے تعظیم، نذرانے اور بعض دعائیہ رسومات رائج ہیں، جبکہ اسلام میں ہر قسم کی عبادت، سجدہ، نذر و نیاز اور دعا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔ اس لیے دونوں مذاہب کے درمیان بعض اخلاقی اور عملی مماثلتوں کے باوجود ان کے بنیادی عقائد اور تصورِ عبادت میں نمایاں اور اصولی فرق موجود ہے۔

مورتی پوجا کا تقابلی جائزہ

بدھ مت کے اصل اور ابتدائی مصادر کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گوتم بدھ نے نہ تو مورتی پوجا (Idol Worship) کا حکم دیا اور نہ ہی اس کی کوئی صریح ممانعت فرمائی۔ ابتدائی بدھ مت میں عبادت کا مرکز بدھ کی شخصیت نہیں بلکہ ان کی تعلیمات (Dhamma)، اخلاقی زندگی، مراقبہ اور نجات (Nirvāṇa) کا حصول تھا۔

اسی وجہ سے بدھ کے وصال (Mahāparinirvāṇa) کے بعد کئی صدیوں تک ان کی انسانی شکل میں مورتیاں نہیں بنائی گئیں، بلکہ ان کی نمائندگی بودھی درخت، دھرم چکر (Dharmacakra)، خالی تخت، قدموں کے نشانات (Buddhapāda) اور استوپوں (Stūpas) جیسی علامتوں سے کی جاتی تھی۔ جدید بدھ مت کے محققین اس دور کو Aniconic Period (غیر مجسمہ دور) قرار دیتے ہیں۔ تاہم اہم بات یہ ہے کہ یہ صورتِ حال کسی مذہبی یا شرعی پابندی کی وجہ سے نہیں تھی، بلکہ ایک تاریخی اور ثقافتی روایت تھی۔

پہلی صدی قبل مسیح سے پہلی صدی عیسوی کے درمیان، خصوصاً گندھارا اور متھرا کے علاقوں میں بدھ کی انسانی شکل میں مورتیاں بننا شروع ہوئیں۔ اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ عامۃ الناس کے لیے ایک مرشد یا ہستی کی مجسم شکل کو سامنے رکھ کر عقیدت کا اظہار کرنا زیادہ آسان تھا، چنانچہ بتدریج یہ عمل بدھ مت کا حصہ بن گیا۔

بدھ مت کے بڑے فرقوں کا نقطۂ نظر

آج بدھ مت بنیادی طور پر دو بڑے مکاتبِ فکر میں منقسم ہے، اور مورتی کے معاملے میں دونوں کا اندازِ عمل مختلف ہے:

۱۔ ہینایان / تھیرواد (Theravada)

یہ بدھ مت کا قدیم تر اور زیادہ قدامت پسند فرقہ ہے۔ ان کے ہاں مہاتما بدھ کو

ایک عظیم معلم، انسان اور ہادی مانا جاتا ہے، خدا یا معبود نہیں۔ مندروں میں جو مورتی رکھی جاتی ہے، وہ پوجا یا پرستش کے لیے نہیں بلکہ ایک علامتی توازن، مراقبے کے لیے یکسوئی اور بزرگ معلم کی یاد اور احترام کی علامت کے طور پر ہوتی ہے۔ بودھ پیروکار اسے بت پرستی نہیں بلکہ عقیدت و احترام (Homage/Venerations) کہتے ہیں۔

۲۔ مہایان (Mahayana)

یہ بعد میں بننے والا وہ فرقہ ہے جس میں بت پرستی اور عقیدت کا عنصر بہت زیادہ بڑھ گیا۔ اس فرقے میں مہاتما بدھ کو الٰہی صفات کا حامل یا ماورائے انسان سمجھ کر ان کی باقاعدہ پوجا کی جانے لگی اور ان کے علاوہ مختلف ''بودھی ستوا'' (Bodhisattvas) کی مورتیاں بنا کر ان کے سامنے عبادات اور رسومات ادا کی جانے لگیں۔

اس طرح مہایان (Mahāyāna) روایت کے فروغ کے ساتھ بدھ کے مجسموں کے سامنے جھکنا، پھول، اگربتی، چراغ اور دیگر نذرانے پیش کرنا، اور ان کے سامنے تعظیم و عقیدت کا اظہار کرنا عام مذہبی روایت بن گیا۔ آج دنیا کے اکثر بدھ ممالک، مثلاً سری لنکا، تھائی لینڈ، میانمار، چین، جاپان، کوریا، نیپال اور تبت میں بدھ کے مجسمے عبادت گاہوں کا نمایاں حصہ ہیں، اگرچہ بدھ علماء عام طور پر اس عمل کو بدھ کو خدا مان کر عبادت نہیں بلکہ احترام، یادگار اور روحانی توجہ کا ذریعہ قرار دیتے ہیں۔

بودھ عقیدہ کے محققین کا نظریہ

خود بدھ مت کے محققین اور پیروکار یہ واضح کرتے ہیں کہ وہ مورتیاں دراصل کسی دیوتا کی پوجا کے لیے نہیں بلکہ اپنے عظیم رہنما کے فکری تصور اور یادگار کے طور پر ہوتی ہیں، جسے وہ بت پرستی نہیں بلکہ ''آدرش پوجا'' (Ideal Worship) کہتے ہیں۔

اس بنا پر علمی اور تاریخی اعتبار سے یہ کہنا درست نہیں کہ بدھ مت میں مورتی پوجا

کی صریح ممانعت موجود ہے۔ اسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں کہ ابتدائی بدھ مت نے مورتیوں کی عبادت کا حکم دیا تھا۔ صحیح بات یہ ہے کہ ابتدائی بدھ مت میں بدھ کی انسانی مورتیاں رائج نہیں تھیں، بعد کے ادوار میں مجسموں کے سامنے تعظیم اور نذرانے پیش کرنے کی روایت وجود میں آئی، اور آج بدھ مت کے مختلف مکاتبِ فکر میں یہ عمل مختلف درجوں میں رائج ہے۔

(Peter Harvey, An Introduction to Budhhism: Teaching, History and Practice 2nd ed. 2013)

(Peter Harvey, Venerated Objects and Symbols of Early Buddhism, ' in Symbols in Art and religion' Cuzon Press, 1990)

(The formation of Early Buddhist Visual Culture, 'Material Religion, Vol. 2, No.1, 2006)

اسلام میں مورتی پوجا کی ممانعت

قرآنِ مجید نے متعدد مقامات پر بت پرستی اور مورتیوں کو معبود بنانے کی واضح مذمت کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ عبادت، سجدہ، دعا، نذر و نیاز اور ہر قسم کی بندگی صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ اسی لیے اسلام میں مورتی پوجا شرک قرار دی گئی ہے اور اس کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔

قرآنِ مجید میں بت پرستی (مورتی پوجا) کی ممانعت متعدد مقامات پر نہایت واضح انداز میں بیان کی گئی ہے۔ آپ کی کتاب کے لیے درج ذیل آیات زیادہ مناسب اور مستند ہیں:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ

ترجمہ: ''پس بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات سے بھی اجتناب کرو''۔ (سورہ الحج: ۳۰)

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ

ترجمہ: ''اور یاد کیجیے جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا: کیا آپ بتوں کو معبود بناتے ہیں؟ بے شک میں آپ کو اور آپ کی قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں''۔ (سورہ انعام: ۷۴)

اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ وَقَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْٓ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ﴿۵۲﴾ قَالُوْا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ﴿۵۳﴾ قَالَ لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴿۵۴﴾

ترجمہ: ''جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا: یہ کیسی مورتیاں ہیں جن کے سامنے تم جمے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو انہی کی عبادت کرتے ہوئے پایا ہے۔ ابراہیمؑ نے فرمایا: یقیناً تم اور تمہارے باپ دادا کھلی گمراہی میں تھے''۔ (سورہ انبیاء: ۵۲ سے ۵۴)

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ

ترجمہ: ''اور جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا: اے میرے بیٹے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا، بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے''۔ (سورہ لقمان: ۱۳)

خلاصہ

اسلام اور بدھ مت کے تقابلی مطالعے سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں مذاہب میں مورتیوں کے بارے میں بنیادی تصور ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ اسلام کا اساسی عقیدہ توحید ہے، اس لیے قرآنِ مجید نے بت پرستی، مورتیوں کو معبود بنانے کو سختی سے منع فرمایا اور سب سے بڑا عظیم ظلم کہا، اسی طرح عبادت، سجدہ، دعا یا نذر و نیاز کو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لیے انجام دینے کو سختی سے ممنوع قرار دیا ہے۔

دوسری جانب، تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائی بدھ مت میں گوتم بدھ نے مورتی پوجا کی نہ تعلیم دی اور نہ ہی ان کی انسانی مورتیاں رائج تھیں، بلکہ ان کی یاد علامتی نشانات کے ذریعے تازہ کی جاتی تھی۔ تاہم بعد کے ادوار، خصوصاً مہایان روایت کے فروغ کے ساتھ، بدھ کے مجسموں کے سامنے تعظیم، نذرانے اور عقیدت کے اظہار کی روایات عام ہوتی گئیں۔

اس بنا پر اگرچہ ابتدائی بدھ مت میں مورتی پوجا کا رواج موجود نہیں تھا، لیکن موجودہ بدھ مت کی متعدد روایات میں مجسموں کی تعظیم اور ان کے سامنے مذہبی رسومات ادا کرنا ایک نمایاں مذہبی عمل بن چکا ہے، جبکہ اسلام اپنے آغاز سے لے کر آج تک خالص توحید اور ہر قسم کی بت پرستی کی نفی پر قائم ہے۔

❁❁❁

حصہ دوم

بدھ مت کے مطابق آخری رسول
کی
پیشین گوئیاں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

گوتم بدھ جی کی پیشین گوئیاں

بدھ مت کی روایات میں مستقبل میں آنے والے ایک عظیم بدھ کی واضح پیشین گوئی ملتی ہے، جسے پالی زبان میں میتیہ اور سنسکرت میں میتر یہ(मैत्रेय) کہا جاتا ہے۔ بدھ مت کے مطابق Gautama Buddha کے بعد ایک طویل عرصہ ایسا آئے گا جب ان کی تعلیمات، جنہیں دھرم کہا جاتا ہے، بتدریج کمزور پڑ جائیں گی یا دنیا سے مٹ جائیں گی۔ اسی اخلاقی وروحانی زوال کے دور میں میتر یہ کا ظہور ہوگا۔ بدھ متی مصادر کے مطابق میتیہ یا میتر یہ کی بنیادی خصوصیت محبت اور رحمت ہے۔ وہ انسانیت کو دوبارہ سچائی، اخلاقی پاکیزگی اور راست روی کی طرف بلائے گا اور یوں دھرم کی از سرِ نو تجدید کرے گا۔

اس کا مقصد کسی نئی تعلیم کا اجراء نہیں بلکہ بدھ کی اصل اخلاقی وروحانی تعلیمات کو دوبارہ زندہ کرنا ہوگا۔ یہ امر قابلِ توجہ ہے کہ بدھ مت میں میتر یہ کو ''آخری بدھ'' نہیں بلکہ ''مستقبل کا بدھ'' کہا جاتا ہے، یعنی وہ بدھوں کے سلسلے میں اگلا ظہور ہے یعنی بدھ مت کے عقیدے کے مطابق مستقبل میں آنے والا بدھ ہے، جو اخلاقی زوال کے بعد انسانیت کی اصلاح اور دھرم کی بحالی کا فریضہ انجام دے گا۔

بدھ مذہب کی اہم کتب Pali Canon کے مطابق:

मेट्टेयो नाम भगवा लोके उप्पज्जिस्सति,

अरहं सम्मासम्बुद्धो……

"Metteyyo nāma bhagavā loke uppajjissati,arahaṃ

sammāsambuddho"......

ترجمہ: ایک وقت آئے گا کہ دنیا میں ایک بھگوان ظاہر ہوگا جس کا نام میتّیہ (میتر یہ) ہوگا، وہ کامل، بیدار اور سچی معرفت والا بدھ ہوگا۔

(Dīgha Nikāya 26)DN 26,(Cakkavatti-Sīhanāda Sutta, Tipiṭaka (Pāli Canon)

بدھ مذہب کی اہم کتب Anāgatavaṃsa کے مطابق میتیہ یا میتر یہ:

अजितो नाम नामेन, मेट्टेयो भविस्सति

बुद्धो धम्मं पकासेन्तो, लोकानुकम्पको।

"Ajito nāma nāmena, Metteyyo bhavissati;buddho dhammaṃ

pakāsento, lokānukampako".

(Anāgatavaṃsa, verses on Metteyya (Pali text) Metteyya(Maitreya)

ترجمہ: وہ اجیت نامی ہوگا اور میتّیہ کہلائے گا؛ وہ بدھ ہوگا جو دھرم کو آشکار کرے گا اور دنیا پر کرُونا (رحمت) کرے گا۔

خلاصہ: بدھ مت کے پالی مصادر، بالخصوص Dīgha Nikāya کے Cakkavatti-Sīhanāda Sutta اور مستقل متن Anāgatavaṃsa میں مستقبل کے بدھ کا نام Metteyya (Maitreya) صراحت کے ساتھ مذکور ہے، جو اخلاقی زوال کے بعد دھرم کی تجدید کے لیے ظاہر ہوگا۔

پالی میں میتیہ یا میتر یہ (मैत्रेय) کے لغوی معنیٰ

پالی میں میتیہ اور سنسکرت میں میتر یہ، پالی لفظ mettā اور سنسکرت لفظ मैत्री سے بنا ہے، جس کے معنیٰ ہیں: محبت، شفقت، دوستی، خیر خواہی، رحمت اسی نسبت سے mitta/मित्र (دوست) کا مفہوم بھی اس میں شامل ہے۔ لہٰذا میتر یہ کے لغوی معنیٰ ہوئے: ''محبت و شفقت والا، خیر خواہ، دوست صفت ہستی''۔

بدھ مت کی اصطلاح میں ''میتر یہ(मैत्रेय)''

بدھ مت میں میتر یہ اس ہستی کو کہا جاتا ہے جو:

- مستقبل میں ظاہر ہونے والا بدھ ہوگا
- یعنی موجودہ بدھ گوتم بدھ کے بعد آئے گا
- جب دنیا میں دھرم (سچائی) ماند پڑ جائے گا
- تب وہ از سرِ نو سچ، اخلاق اور درست راہ کی تعلیم دے گا
- بدھ مت کی روایات میں اسے عام طور پر ''Future Buddha'' (آنے والا بدھ) کہا جاتا ہے۔

Encyclopaedia of Buddhism کے مطابق:

- انسائیکلو پیڈیا آف بدھزم Encyclopaedia of Buddhism, Sri Lanka کے مطابق Metteya (Pali: Maitreya) بدھ مت میں مستقبل کا بدھ ہے جو موجودہ بدھ گوتم بدھ کے بعد ظہور کرے گا۔ وہ اس وقت تُسِتا (Tusita) دیولوک میں بطور بودھی ستّو اقیام پذیر ہے اور مناسب زمانے میں انسانی دنیا میں جنم لے کر بدھ بنے گا۔

> "Metteyya is the Buddha of the future, at present dwelling in the Tusita heaven as a Bodhisatta, destined to appear in the human world when the teaching of the present Buddha has disappeared".

(Encyclopaedia of Buddhism, Volume V, Article Maitreya)

ترجمہ: ''میتّیہ (میتر یہ) مستقبل کا بدھ ہے، جو اس وقت تُسِتا آسمان میں بطور بودھی ستّو اقیام پذیر ہے، اور اس کا مقدر ہے کہ وہ اس وقت انسانی دنیا میں ظاہر ہوگا جب موجودہ بدھ کی تعلیمات مٹ چکی ہوں گی''۔

- انسائیکلو پیڈیا واضح کرتی ہے کہ Metteyya/Maitreya کا اشتقاق maitrī

mettā / سے ہے، جس کے معنی محبت، شفقت، خیر خواہی ہیں۔ یہی اخلاقی قدر بدھ مت میں مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔ جیسے:

"The name Metteyya is derived from mettā (maitrī), loving-kindness, a fundamental virtue in Buddhism".

(Encyclopaedia of Buddhism, Volume V, Article Maitreya)

ترجمہ: ''میتّیہ (میتر یہ) نام کی اصل مِتّا / مَیتری (maitrī/ mettā) سے ہے، جس کے معنی محبت وشفقت ہیں، اور یہ بدھ مت کی بنیادی اخلاقی قدر شمار ہوتی ہے''۔

● انسائیکلو پیڈیا کے مطابق میتر یہ کا ظہور اس وقت ہوگا جب بدھ شاستر (Dhamma) دنیا سے مٹ چکا ہوگا، اخلاقی زوال عام ہوگا، اور انسانی عمر پھر سے بڑھنے لگے گی۔ اسی مرحلے پر وہ دھرم کی تجدید کرے گا، جیسے:

"When the Buddha's teaching has disappeared and moral decline prevails, Metteyya will arise to rediscover and proclaim the Dhamma".

(Encyclopaedia of Buddhism, Volume V, Article Maitreya)

ترجمہ: ''جب بدھ کی تعلیمات مٹ چکی ہوں گی اور اخلاقی زوال عام ہو جائے گا، تو میتّیہ (میتر یہ) ظاہر ہوگا تا کہ دھرم کو ازسرِ نو دریافت کرے اور اس کا اعلان کرے''۔

● انسائیکلو پیڈیا اس امر پر زور دیتی ہے کہ میتر یہ کوئی دیوتا نہیں بلکہ انسانی بدھ ہوگا، جیسا کہ تمام بدھ انسان ہی ہوتے ہیں۔

"Like all Buddhas, Metteyya will be a human being and not a divine incarnation".

(Encyclopaedia of Buddhism, Volume V, Article Maitreya)

ترجمہ: ''جیسے باقی سب بدھ انسان ہوتے ہیں، ویسے ہی میتّیہ (میتر یہ)

بھی انسان ہوگا، کوئی دیوتا یا خدا نہیں ہوگا‘‘۔

Paul Carus کے مطابق

جرمن نژاد امریکی فلسفی، مصنف Paul Carus جنہوں نے بدھ مت کو مغربی دنیا میں غیر توحیدی مگر اخلاقی مذہب کے طور پر متعارف کرانے میں اہم کردار ادا کیا، اپنی مشہور کتاب The Gospel of Buddha میں مستقبل کے بدھ کے بارے میں لکھتے ہیں:

‘‘There will come another Buddha in the future,whose name will be Maitreya,the Buddha of kindness and love.He will appear when the teaching of the present Buddha has disappeared,and he will reveal again the eternal truth.’’ *(Paul Carus, The Gospel of Buddha, Open Court 1894, Future Buddha (Maitreya) Page 216-218)*

ترجمہ: ’’مستقبل میں ایک اور بدھ آئے گا، جس کا نام میتریہ ہوگا، جو محبت اور مہربانی (رحمت) کا بدھ ہوگا۔ وہ اس وقت ظاہر ہوگا جب موجودہ بدھ کی تعلیمات مٹ چکی ہوں گی، اور وہ دوبارہ ابدی سچائی کو آشکار کرے گا‘‘۔

ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے کے مطابق

سنسکرت کے مشہور عالم و محقق پنڈت وید پرکاش اُپادھیائے جی نے اپنی کتاب ’’نراشنس اور انتم رِشی‘‘ کے ادھیائے 6 صفحہ نمبر 40 پر Paul Carus کی مشہور کتاب The Gospel of Buddha کے حوالے سے گوتم بدھ جی کی پیشین گوئیوں کے ذریعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری بدھ اس طرح ثابت کیا ہے، وہ لکھتے ہیں:

‘ऋषि’ को बौद्ध धर्म की भाषा में‘बुद्ध’ कहा जाता है। अन्तिम बुद्ध के विषय में भविष्यवाणी का स्वरूप प्रस्तुत है, जिसे गौतम बुद्ध ने अपने मृत्यु काल के समय अपने प्रिय शिष्य नन्दा से बताया था।

‘नन्दा !इस संसार में मैं न तो प्रथम बुद्ध हूँ और न तो अन्तिम बुद्ध हूँ।

इस जगत में सत्य तथा परोपकार की शिक्षा देने के लिए अपने समय पर एक और'बुद्ध' आएगा। वह पवित्र अन्तःकरण वाला होगा। उसका हृदय शुद्ध होगा। ज्ञान और बुद्धि से सम्पन्न तथा समस्त लोगों का नायक होगा। जिस प्रकार मैंने जगत को अनश्वर सत्य की शिक्षा प्रदान की है, उसी प्रकार वह भी जगत को सत्य की शिक्षा देगा। जगत को वह ऐसा जीवन मार्ग दिखाएगा, जो शुद्ध (अमिश्रित) तथा पूर्ण भी होगा। नन्दा!उसका नाम मैत्रेय होगा।'

'बुद्ध ' का अर्थ'बुद्धि से युक्त' होता है। बुद्ध मनुष्य ही होते हैं, देवता आदि नहीं। *(डॉ० वेद प्रकाश उपाध्याय, नराशंस और अंतिम ॠषि, पृष्ठ 11-20)*

ترجمہ: 'رِشی' کو بدھ مت کی زبان میں 'بدھ' کہا جاتا ہے۔ آخری بدھ کے بارے میں ایک پیشین گوئی کا بیان ملتا ہے، جسے گوتم بدھ نے اپنی وفات کے وقت اپنے محبوب شاگرد نندا کو بتایا تھا۔۔۔۔۔۔۔ 'نندا! اس دنیا میں نہ تو میں پہلا بدھ ہوں اور نہ ہی آخری بدھ۔ اس جہان میں سچائی اور پرہیزگاری (پروپکار) کی تعلیم دینے کے لیے اپنے وقت پر ایک اور 'بدھ' آئے گا۔ وہ پاکیزہ باطن کا حامل ہوگا۔ اس کا دل صاف اور پاک ہوگا۔ وہ علم اور عقل سے مالا مال ہوگا اور تمام لوگوں کا رہنما ہوگا۔ جس طرح میں نے دنیا کو لازوال سچ کی تعلیم دی ہے، اسی طرح وہ بھی دنیا کو سچ کی تعلیم دے گا۔ وہ دنیا کو ایسا طریقۂ حیات دکھائے گا جو خالص (غیر ملاوٹ شدہ) اور کامل ہوگا۔ نندا! اس کا نام میتریہ ہوگا'۔

'بدھ' کے معنیٰ 'عقل و دانش سے آراستہ' کے ہیں۔ بدھ انسان ہی ہوتے ہیں، کوئی دیوتا وغیرہ نہیں ہوتے۔

نوٹ: ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے جی کی اس تحقیق کی تائید کرتے ہوئے ڈاکٹر ایم۔اے۔شری واستو اپنی کتاب ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بھارتی دھرم گرنتھ'' کے

صفحہ نمبر 33 سے 37 تک تفصیل سے لکھتے ہیں اور آخر میں لکھتے ہیں:

''اس طرح یہ ثابت ہوتا ہے کہ بدھ مذہب کی کتابوں میں جس میتر یہ (मैत्रेय) کے آنے کی پیشین گوئی کی گئی ہے وہ حضرت محمد ﷺ ہی ہیں''۔

(حضرت محمد ﷺ اور بھارتی دھرم گرنتھ، ڈاکٹر ایم۔اے۔شری واستو، صفحہ نمبر 37)

آنے والے بدھ کی خصوصیات

۱۔وہ دنیا کو سچائی اور بھلائی کی تعلیم دے گا: بدھ مت میں اسے Dhamma کی تعلیم اور mettā/karuṇā (محبت و رحمت) کی ترویج کہا گیا ہے۔

۲۔وہ دنیا کا رہنما ہوگا: بدھ متون میں میتر یہ کو Sammāsambuddha اور lokanāyaka (لوگوں کا رہنما) کے مفہوم میں پیش کیا گیا ہے۔

۳۔وہ لوگوں کو سچ اور سیدھا راستہ دکھائے گا: اس سے مراد خالص اور کامل Dhamma کی راہ (Right Path) ہے۔

۴۔وہ اپنے وقت پر آئے گا: یعنی اس وقت جب موجودہ بدھ کی تعلیمات مٹ چکی ہوں اور اخلاقی زوال عام ہو۔

۵۔اس کا دل پاک اور علم و عقل سے بھرپور ہوگا: متون میں اسے arahant یعنی عقلمند (wise) اور پاک دل (Pure-hearted) اوصاف کے ساتھ ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

۶۔اس کا نام میتر یہ (मैत्रेय) ہوگا: پالی زبان میں Metteyya اور سنسکرت میں मैत्रेय کہتے ہیں۔جس مطلب محبت و شفقت اور خیر خواہی والا۔

۷۔ میتر یہ کوئی دیوتا نہیں بلکہ انسان ہوگا: جس طرح سب بدھ انسان ہوتے ہیں، ویسے ہی میتّیہ (میتر یہ) بھی انسان ہوگا، کوئی دیوتا یا خدا نہیں ہوگا۔

حضرت محمد ﷺ اور آخری بدھ کا تقابلی جائزہ

بدھ مت کی کلاسیکی روایات میں ایک مستقبل کے بدھ (Metteyya / Maitreya) کے ظہور کی پیشین گوئی ملتی ہے، جبکہ اسلام میں حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ بعض جدید محققین (جیسے ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے اور ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شری واستو) نے بدھ متی متون میں مذکور اوصاف اور اسلامی مصادر میں بیان کردہ اوصاف کے مابین معنوی مماثلت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ذیل میں انہی اوصاف کی بنیاد پر تقابلی جائزہ پیش ہے۔

ا۔ظہور کا پس منظر

بدھ مت کی مستند روایات کے مطابق مستقبل کا بدھ میتریہ (Metteyya) اس وقت ظاہر ہوگا جب گوتم بدھ کی اصل تعلیمات (دھمّہ) دنیا سے تقریباً مٹ چکی ہوں گی، راہبانہ نظم وضبط (وِنَیہ) کمزور پڑ جائے گا، اور معاشرے میں اخلاقی زوال، لالچ، تشدد اور بے راہ روی عام ہو چکی ہوگی۔

● پالی کینن اور بعد کے بودھی متون میں یہ تصور واضح طور پر ملتا ہے کہ جب انسان روحانی اقدار سے دور ہو کر محض مادّی خواہشات کا اسیر بن جائے گا اور حق وعدل کی روشنی مدھم پڑ جائے گی، تب میتریہ ظہور کرے گا تا کہ وہ دوبارہ خالص دھمّہ کی تعلیم دے، اخلاقی اصلاح کرے اور انسانیت کو امن، رحم اور راست بازی کی طرف لوٹائے۔ یہ ظہور کسی مخصوص قوم تک محدود نہیں بلکہ ایک عالمگیر اخلاقی تجدید کے طور پر بیان کیا جاتا ہے، جس کا مقصد بگڑے ہوئے انسانی معاشرے کو ازسرِ نو اخلاقی توازن عطا کرنا ہے۔

● انسانوں کے لیے اپنے خالق کو پہچاننا اور صرف اسی کی عبادت و بندگی کرنا سب سے بڑی اور بنیادی سچائی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے قبل دنیا شدید سماجی،

معاشرتی اور مذہبی برائیوں میں مبتلا تھی؛ توحید کی جگہ شرک عام تھا اور لوگ بتوں، ستاروں، سورج و چاند، اوتاروں اور مختلف مخلوقات کی عبادت کرتے تھے۔

● اخلاقی سطح پر ظلم، جبر اور ناانصافی رائج تھی، طاقتور کمزوروں کو کچلتے، غلامی ایک معمول تھی، عورتوں کے حقوق پامال تھے اور بچیوں کو زندہ دفن کرنے جیسے سفاک رسمیں موجود تھیں۔ معاشرت میں فحاشی، شراب نوشی، جُوا، خون ریزی اور قبائلی عصبیت نے انسانی قدروں کو مٹا دیا تھا، جبکہ مذہبی قیادت اکثر مفاد پرستی اور توہمات میں گرفتار تھی۔

● مجموعی طور پر انسانیت فکری گمراہی، اخلاقی زوال اور سماجی انتشار کے اندھیروں میں بھٹک رہی تھی، جہاں حق و عدل کی روشنی ماند پڑ چکی تھی۔

● ایسے شدید شرک اور فکری گمراہی کے ماحول میں حضرت محمد ﷺ نے توحید کا ابدی اعلان کیا: لا إله إلا الله محمد رسُولُ الله یعنی اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نہ اللہ کے بیٹے ہیں، نہ اس کے شریک یا جز، بلکہ اس کے بندے اور عبادت گزار رسول ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کا بھی جاہلی معاشرے میں ظہور ہوا، جہاں اخلاقی و سماجی انحطاط تھا۔

● قرآنِ پاک اور حضرت محمد ﷺ نے اللہ کی عبادت کے ساتھ ساتھ انسانوں کے ساتھ بھلائی اور خیر خواہی کی جامع تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید میں توحید کے فوراً بعد والدین کے ساتھ حسنِ سلوک، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں، مسافروں اور محتاجوں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

● اسی طرح عدل و انصاف قائم کرنے، سچ بولنے، امانت ادا کرنے، وعدہ پورا کرنے، ناپ تول میں دیانت رکھنے، ظلم، دھوکے اور فحاشی سے بچنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ رسولِ اکرم ﷺ نے اپنی عملی زندگی کے ذریعے ان تعلیمات کو واضح کیا؛ آپ ﷺ نے رحم، درگزر، نرم خوئی، عفو و معافی، غریبوں کی مدد، یتیموں کی کفالت، بیمار کی

عیادت، بھوکے کو کھانا کھلانے، پیاسے کو پانی پلانے، پڑوسی کے حقوق ادا کرنے اور حتیٰ کہ جانوروں کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کی تلقین فرمائی۔

● اس طرح آپ ﷺ نے ایک ایسا عملی نظامِ حیات ہے عطا کیا جس میں اللہ کی بندگی کے ساتھ انسانیت کی خدمت، اخلاقی پاکیزگی اور معاشرتی بھلائی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

مشترک نکتہ

بدھ مت کے تصورِ میتر یہ اور سیرتِ نبوی ﷺ کے مطالعے سے یہ بنیادی مشترک نکتہ سامنے آتا ہے کہ دونوں روایات انسانی تاریخ کے اُن ادوار پر زور دیتی ہیں جب اخلاقی زوال، فکری گمراہی اور روحانی خلا اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے، اور اسی پس منظر میں ایک ہمہ گیر اخلاقی وروحانی احیاء کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

میتر یہ کے ظہور کا مقصد خالص دھمّہ کی تجدید، انسان کو لالچ، تشدد اور مادّہ پرستی سے نکال کر امن، رحم اور راست بازی کی طرف لوٹانا ہے، جبکہ حضرت محمد ﷺ کی بعثت نے توحید کے اعلان کے ساتھ انسان کو خالق کی بندگی اور مخلوق کی خدمت کے متوازن نظام سے روشناس کرایا۔ دونوں میں مرکزی پیغام یہ ہے کہ حقیقی اصلاح صرف ظاہری قوانین سے نہیں بلکہ دل و دماغ کی تطہیر، اخلاقی اقدار کی بحالی، عدل، رحم، سچائی اور انسانی وقار کے احیاء سے ممکن ہے۔ اس طرح یہ دونوں تصورات انسانیت کے لیے ایک عالمی اخلاقی تجدید کا پیغام دیتے ہیں، جس کا مقصد بگڑے ہوئے معاشرے کو روحانی بیداری اور اخلاقی توازن کی طرف واپس لانا ہے۔

۲۔ انسانی حیثیت (Human Guide,Non-divine)

Encyclopaedia of Buddhism کے مطابق بدھ مت کی مستند روایت میں

میتر یہ (Metteyya/Maitreya) کو کسی دیوتا، اوتار یا الوہی ہستی کے طور پر نہیں بلکہ ایک انسان کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ بدھ مت کے بنیادی اصول کے مطابق تمام بدھ، خواہ وہ ماضی کے ہوں، حال کے (گوتم بدھ) انسان ہی ہیں اور جو مستقبل کا بدھ ہوگا وہ بھی انسان ہی ہو گا جو اپنی ذاتی ریاضت، اخلاقی پاکیزگی اور معرفت کے ذریعے بودھ (Enlightenment) تک پہنچتے ہیں۔

اسی تسلسل میں میتر یہ بھی ایک انسانی وجود ہوگا جو اس وقت ظاہر ہوگا جب گوتم بدھ کی اصل تعلیمات (دھمّہ) دنیا سے ماند پڑ چکی ہوں گی۔ انسائیکلو پیڈیا واضح کرتی ہے کہ بدھ مت میں نجات یا اصلاح کسی مافوق الفطرت خدا کے نزول سے نہیں بلکہ ایک کامل انسان کی اخلاقی و روحانی رہنمائی سے وابستہ سمجھی جاتی ہے؛ چنانچہ میتر یہ کا کردار بھی انسانی اخلاقی و روحانی تجدید کار کا ہے، نہ کہ کسی دیوتا یا خدا کا۔

● حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں اسلام کا بنیادی اور قطعی عقیدہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک انسان رسول ہیں، نہ خدا ہیں اور نہ الوہیت میں کسی قسم کا دعویٰ رکھتے ہیں۔

● قرآنِ مجید اس حقیقت کو نہایت واضح اور دوٹوک انداز میں بیان کرتا ہے:

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ

ترجمہ: ''کہہ دیجیے! میں تم ہی جیسا ایک انسان ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف ایک اللہ ہے''۔ (سورہ کہف، آیت: 110)

اس آیت سے قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیثیت اللہ کے بندے، اس کے منتخب رسول اور انسانوں کے لیے عملی نمونہ کی ہے، نہ کہ کسی خدائی یا الوہی ذات کی، اور یہی اسلامی توحید کا خالص اور امتیازی تصور ہے۔

● حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بھی نہایت صراحت کے ساتھ یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم انسان رسول ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کبھی الوہیت یا فوقِ بشریت

کا دعویٰ نہیں کیا۔ صحیح بخاری میں روایت ہے:

إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ

یعنی ''میں بھی تم ہی جیسا انسان ہوں، جیسے تم بھولتے ہو ویسے ہی میں بھی بھول جاتا ہوں''۔ (بخاری:401)

ان مستند حدیث سے یہ امر قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں حضرت محمد ﷺ کی حیثیت اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی ہے، نہ کہ کسی الوہی یا خدائی ذات کی، اور یہی اسلامی عقیدۂ توحید کی اساس ہے۔

مشترک نکتہ

بدھ مت کے تصورِ میتریہ اور اسلامی تصورِ رسالتِ محمد ﷺ میں ایک نہایت اہم اور واضح مشترک نکتہ یہ ہے کہ دونوں روایات اصلاحِ انسانیت کے لیے کسی دیوتا یا خدائی وجود کے بجائے ایک کامل انسانی نمونے کو مرکز بناتی ہیں۔ میتریہ کو ایک انسان قرار دیتی ہے جو اخلاقی ریاضت، روحانی بیداری اور بودھ (Enlightenment) کے ذریعے انسانیت کی رہنمائی کرے گا، نہ کہ کسی مافوق الفطرت ہستی کے طور پر نازل ہوگا۔

اسی طرح اسلام میں حضرت محمد ﷺ کو صراحت کے ساتھ انسان رسول مانا گیا ہے، جو خود انسانی معاشرے میں رہتے ہوئے، انسانی کمزوریوں اور مسائل کے درمیان، عملی مثال بن کر اخلاقی، روحانی اور سماجی اصلاح کا فریضہ انجام دیتے ہیں۔

دونوں تصورات اس حقیقت پر متفق ہیں کہ انسانیت کی حقیقی اصلاح کسی دیوتائی طاقت کے جبر سے نہیں بلکہ ایک ایسے انسانی رہنما کے ذریعے ہوتی ہے جو خود عمل، اخلاق، عدل، رحم اور راست بازی کا زندہ نمونہ ہو۔ اس طرح میتریہ اور حضرت محمد ﷺ دونوں کو انسانی تاریخ میں اخلاقی و روحانی احیاء کے لیے قابلِ تقلید انسانی ماڈل (HumanModel of Guidance) کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔

۳۔نام کی صفت میں مماثلت

لفظ میتر یہ (Metteyya/मैत्रेय) سنسکرت اور پالی کے لفظ मैत्री سے ماخوذ ہے، جس کے بنیادی معنی محبت، شفقت، دوستی، خیر خواہی اور رحمت کے ہیں۔ اسی مادّے سے mitta/मित्र (دوست) کا لفظ بھی بنا ہے، جو باہمی قربت اور ہمدردی کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔ بدھ مت کی اخلاقی تعلیمات میں mettā (محبت وشفقت) کو بنیادی قدر کی حیثیت حاصل ہے، اسی لیے Encyclopaedia of Buddhism کے مطابق میتر یہ کے نام کی اصل بھی اسی اخلاقی تصور سے جڑی ہوئی ہے۔لغوی اعتبار سے میتر یہ کے معنی بنتے ہیں: ''محبت وشفقت سے یکت، خیر خواہ اور دوست صفت ہستی''۔

● برصغیر کے ایک قدیم اخباری مطالعے میں بھی یہی مفہوم سامنے آتا ہے، جہاں 16 اکتوبر 1930ء کے اخبار Leader کے ایک عنوان ''A Study of Buddhism'' میں صفحہ 7، کالم 3 میں بدھ مت کے حوالے سے میتر یہ کا مطلب ''دَیا (رحم) سے یکت'' بیان کیا گیا ہے، جو اس نام کے اخلاقی پس منظر کی مزید تائید کرتا ہے۔

رحمۃ للعالمین

● اسی معنوی تناظر میں اسلامی مصادر میں حضرت محمد ﷺ کی شخصیت کو دیکھا جائے تو قرآن مجید نے آپ ﷺ کو صراحت کے ساتھ ''رحمۃ للعالمین'' قرار دیا ہے،

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (سورہ انبیاء:۱۰۷)

یعنی تمام جہانوں کے لیے رحمت۔ یہ وصف محض ایک عقیدتی لقب نہیں بلکہ آپ ﷺ کی سیرتِ عملی کا خلاصہ ہے، جس میں شفقت، درگزر، خیر خواہی اور انسانیت کے لیے عمومی رحمت نمایاں نظر آتی ہے۔اس آیت میں واضح کیا گیا ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی بعثت محض کسی ایک قوم یا گروہ کے لیے نہیں، بلکہ ساری انسانیت بلکہ تمام مخلوقات کے لیے

رحمت ہے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات میں عقیدہ، عبادت، اخلاق، عدل، شفقت، امن، سماجی بھلائی اور حتیٰ کہ جانوروں کے حقوق تک شامل ہیں۔ اسی جامع رحمت کی بنا پر آپ ﷺ کو "رحمۃٌ للعالمین" کہا گیا، یعنی ایسی ہستی جس کی ذات اور پیغام سے پوری دنیا فائدہ اٹھائے۔

مشترک نکتہ

بدھ مت کی اصطلاح میتریہ (Maitreya) کا لغوی مفہوم محبت، شفقت، دَیا اور خیر خواہی سے گہرا تعلق رکھتا ہے، اور بدھ متی مصادر میں مستقبل کے بدھ کو انہی اخلاقی اوصاف کے ساتھ انسانیت کی اصلاح کے لیے ظاہر ہونے والا بتایا گیا ہے۔

دوسری جانب اسلام میں حضرت محمد ﷺ کو قرآنِ مجید نے صراحت کے ساتھ "رحمۃ للعالمین" قرار دیا ہے، جو اس بات کی واضح شہادت ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کا بنیادی مقصد پوری انسانیت کے لیے رحمت، شفقت اور خیر خواہی کا پیغام دینا تھا۔

اس طرح دونوں مذہبی روایتوں میں رحمت ایک مرکزی اور جوہری وصف کے طور پر نمایاں نظر آتی ہے۔ چنانچہ تقابلی مذہبیات کے علمی دائرے میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ بدھ مت میں مستقبل کے بدھ میتریہ کا تصور جو اپنے لغوی اور اخلاقی مفہوم کے اعتبار سے محبت، دَیا اور خیر خواہی پر قائم ہے اور اسلام میں حضرت محمد ﷺ کا وصف رحمۃٌ للعالمین ایک گہری معنوی اور اخلاقی ہم آہنگی رکھتا ہے۔ البتہ اس ہم آہنگی کو تشبیہی اور تطبیقی سطح پر سمجھا جائے، نہ کہ عقائد یا شخصیات کی شناخت کے دعوے کے طور پر۔

۴۔ اس کا دل پاک اور علم و عقل سے بھرپور ہوگا

بدھ متی مصادر میں مستقبل کے بدھ میتریہ کو اعلیٰ اخلاقی کمالات کا حامل، پاک دل اور حکمت و دانائی سے بھرپور شخصیت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ متون میں اسے arahant کہا گیا ہے، جو بدھ متی اصطلاح میں ایسی ہستی کے لیے استعمال ہوتا ہے جو باطنی

پاکیزگی، فکری بصیرت اور اخلاقی تکمیل کے اعلیٰ درجے تک پہنچ چکی ہو۔ arahant کا تصور محض ظاہری علم تک محدود نہیں بلکہ اس میں قلبی صفائی، نفسانی خواہشات پر غلبہ، عادلانہ طرزِ فکر اور انسانوں کے ساتھ خیر خواہی پر مبنی عملی حکمت شامل ہے۔

● اسی بنا پر بدھ متی روایت میتریہ کو ایک ایسے اخلاقی نمونے کے طور پر پیش کرتی ہے جو علم و عقل کے توازن کے ساتھ انسانی معاشرے میں اخلاقی اصلاح کا ذریعہ بنے گا، اور جس کی شخصیت کا مرکز پاک دلی اور دانائی ہے۔

● اسلامی مصادر کی روشنی میں حضرت محمد ﷺ کو اعلیٰ اخلاق، حکمتِ بالغہ، امانت و دیانت اور صدق و راست گوئی کا کامل اور جامع نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآنِ مجید نہایت صراحت کے ساتھ آپ ﷺ کے اخلاقی مقام کو غیر معمولی عظمت کے ساتھ بیان کرتا ہے، جس سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اخلاقِ حسنہ آپ ﷺ کی بعثت کا محض ایک ضمنی پہلو نہیں بلکہ پورے نبوی مشن کی اساس اور مرکز ہیں۔

● سیرتِ نبویؐ کے مستند بیانات اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی شخصیت دل کی کامل پاکیزگی، علم و عقل کے متوازن اور عمیق امتزاج، نفسانی خواہشات پر کامل غلبہ، عادلانہ اور منصفانہ طرزِ فکر، اور انسانوں کے ساتھ خیر خواہی پر مبنی عملی حکمت کی روشن مثال تھی۔

● یہی اوصاف آپ ﷺ کی قیادت کو محض فکری یا نظری حدود تک محدود نہیں رکھتے بلکہ اسے ایک ہمہ گیر اخلاقی نمونہ بنا دیتے ہیں، جو فرد کی اصلاح، معاشرتی توازن اور پوری انسانیت کی فلاح کے لیے دائمی اور قابلِ تقلید معیار فراہم کرتا ہے۔

مشترکہ نکات

بدھ متی روایت میں مستقبل کے بدھ میتریہ اور اسلامی مصادر میں حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دونوں کے اوصاف میں متعدد

بنیادی اخلاقی ومعنوی قدریں مشترک ہیں۔ دونوں روایتیں دل کی پاکیزگی، علم وعقل کے متوازن امتزاج، حکمتِ عملی، نفسانی خواہشات پر غلبہ، عادلانہ طرزِ فکر اور انسانوں کے ساتھ خیرخواہی کو مثالی انسانی شخصیت کے مرکزی عناصر کے طور پر پیش کرتی ہیں۔

● بدھ مت میں arahant کا تصور جس باطنی صفائی، فکری بصیرت اور اخلاقی تکمیل کی نمائندگی کرتا ہے، وہی اوصاف اسلامی روایت میں نبوی کردار کے ضمن میں اعلیٰ اخلاق، صدق، امانت اور حکمتِ بالغہ کی صورت میں نمایاں نظر آتے ہیں۔

● دونوں شخصیات کو محض نظری یا فکری رہنما نہیں بلکہ عملی اخلاقی نمونہ قرار دیا گیا ہے، جن کی زندگیاں فرد کی اصلاح، معاشرتی عدل اور انسانی فلاح کے لیے عملی رہنمائی فراہم کرتی ہیں۔ البتہ اس مماثلت کو اخلاقی اقدار اور شخصی اوصاف کی سطح پر ایک تقابلی مطالعہ سمجھا جائے، نہ کہ مذہبی عقائد یا شخصیات کی شناخت کے دعوے کے طور پر۔

۵۔ تعلیم کا مرکزی محور: صراطِ مستقیم

بدھ متی روایات کے مطابق گوتم بدھ نے آنے والے بدھ میتریہ کے بارے میں واضح طور پر بتایا کہ وہ انسانیت کو سچ اور سیدھا راستہ دکھائے گا۔ اس سے مراد خالص اور کامل دھرم (Shuddha Dhamma/Right Path) کی راہ ہے۔

● بدھ مت کی اصطلاح میں ''زندگی کا راستہ'' محض چند اخلاقی نصیحتوں کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک مکمل مذہبی دستورِ عمل (Way of Life) ہے جو انسان کے فکر، عمل اور کردار تینوں کو محیط ہوتا ہے۔ متون میں یہ بھی بیان ہوا ہے کہ میتریہ کی تعلیم ایک صاف، بے آمیز اور خالص راستے پر مبنی ہوگی، جس میں باطنی پاکیزگی، اخلاقی سچائی اور درست طرزِ حیات کو بنیادی اہمیت حاصل ہوگی۔

● اس تصور میں دیوی دیوتاؤں کی پوجا، رسوم پرستی یا واسطوں کی مرکزیت نہیں، بلکہ انسان کی اخلاقی تطہیر اور سچائی پر مبنی زندگی کو نجات اور فلاح کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

یوں میتریہ کی تعلیم کا محور خالص سچ، صاف راستہ اور خیرِ عام ہے، جو انسان کو فکری اور عملی دونوں سطحوں پر درست سمت عطا کرتا ہے۔

● اسی اصول کو اسلامی تناظر میں دیکھا جائے تو حضرت محمد ﷺ نے بھی انسانیت کو ایک سچّا، خالص اور سیدھا مذہبی راستہ دکھایا، جسے قرآنِ مجید نے صراطِ مستقیم کا نام دیا ہے۔ اسلام میں زندگی کا راستہ محض چند عقائد یا عبادات تک محدود نہیں، بلکہ ایک جامع نظامِ حیات ہے جو عقیدہ، عبادت، اخلاق، معاشرت اور عدلِ اجتماعی سب کو اپنے دائرے میں سمیٹتا ہے۔

● حضرت محمد ﷺ کی دعوت کی بنیادی خصوصیت یہ تھی کہ اس میں اللہ کی خالص عبادت (توحید) پر زور دیا گیا اور ہر قسم کی شرک آلود رسومات، دیوی دیوتاؤں کی تعظیم اور انسانی ساختہ واسطوں کو واضح طور پر رد کیا گیا۔ اس اعتبار سے اسلام کا پیغام بھی خالص توحید، سچائی اور خیرِ عام پر قائم ہے، جس کا مقصد انسان کو فکری گمراہی سے نکال کر ایک صاف، سیدھے اور عدل و اخلاق پر مبنی راستے پر گامزن کرنا ہے۔

مشترکہ نکات

بدھ مت میں آنے والے بدھ میتریہ اور اسلام میں حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کا تقابلی مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ دونوں کا مرکزی مقصد انسانیت کو سچ اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی فراہم کرنا ہے۔ بدھ مت میں اس راستے کو شُدھ دھرم (Right Path) کہا گیا ہے، جو ایک مکمل دستورِ حیات ہے اور انسان کے فکر، عمل اور کردار تینوں کو سنوارتا ہے، جبکہ اسلام میں اسی مفہوم کو صراطِ مستقیم سے تعبیر کیا گیا ہے، جو عقیدہ، عبادت، اخلاق اور عدلِ اجتماعی پر مشتمل جامع نظامِ زندگی ہے۔

● دونوں تعلیمات میں باطنی پاکیزگی، اخلاقی سچائی اور خالص راستے پر زور دیا گیا ہے اور رسم پرستی، غیر ضروری واسطوں اور خود ساختہ اضافات کی نفی کی گئی ہے۔ اسی طرح

دونوں کا ہدف محض فرد کی اصلاح نہیں بلکہ خیرِ عام، انسانی فلاح اور معاشرتی بہتری ہے، تاکہ انسان فکری گمراہی سے نکل کر ایک صاف، سیدھی اور اخلاقی زندگی اختیار کرے۔

۶۔ نئی تعلیم یا اصل کی تجدید

بدھ متی روایات اور Encyclopaedia of Buddhism کے مطابق مستقبل کا بدھ میتر یہ (Metteyya / Maitreya) کسی نئی مذہبی تعلیم کا بانی نہیں ہوگا، بلکہ وہ اس وقت ظاہر ہوگا جب موجودہ بدھ کی تعلیمات یعنی دھرم (Dhamma) دنیا سے مٹ چکی ہوں گی اور اخلاقی زوال عام ہو چکا ہوگا۔ اس کا بنیادی مشن یہ ہوگا کہ وہ ابدّی سچائی (Eternal Truth) کو دوبارہ دریافت کرے اور اسے انسانیت کے سامنے ازسرِ نو پیش کرے۔

● بدھ متی متون میں واضح ہے کہ میتر یہ Dhamma کو ازسرِ نو آشکار کرے گا، یعنی اصل بدھ متی اخلاقی و روحانی تعلیمات کو ان کی خالص اور بے آمیز صورت میں بحال کرے گا۔ اس طرح میتر یہ کا کردار کسی نئی شریعت یا نئے دھرم کے اجراء کا نہیں، بلکہ اصلاح، احیاء اور تجدید کا ہے، وہ محبت، رحمت اور اخلاقی پاکیزگی کی بنیاد پر انسانیت کو دوبارہ درست راستے کی طرف لے آئے گا۔

● اسی اصول کو اسلامی تناظر میں دیکھا جائے تو حضرت محمد ﷺ کی بعثت کا مقصد بھی کسی بالکل نئی اخلاقی حقیقت ایجاد کرنا نہیں، بلکہ سابقہ انبیاء علیہم السلام کی اصل تعلیمات کی تصدیق اور تکمیل تھا۔

● قرآنِ مجید کے مطابق آپ ﷺ نے توحید، عدل، اخلاق اور خیرِ عام کے اس پیغام کو دوبارہ زندہ کیا جو وقت گزرنے کے ساتھ مسخ یا فراموش ہو چکا تھا۔ جس طرح بدھ مت میں میتر یہ اس وقت ظاہر ہوگا جب دھرم مٹ چکا ہوگا، اسی طرح حضرت محمد ﷺ بھی ایسے معاشرے میں مبعوث ہوئے جہاں ابراہیمی توحید عملاً ختم ہو چکی تھی۔

● آپ ﷺ نے اسی ازلی اور ابدی سچائی کو پھر سے واضح کیا اور ایک جامع

نظامِ حیات کی صورت میں اسے انسانیت کے سامنے رکھا۔ یوں اسلامی عقیدے میں حضرت محمد ﷺ کا کردار بھی بنیادی طور پر تجدید، اصلاح اور تکمیل کا ہے، نہ کہ کسی منقطع یا غیر مربوط مذہبی روایت کا آغاز۔

مشترکہ نکات

بدھ مت کے مستقبل کے بدھ میتریہ اور اسلام کے آخری نبی حضرت محمد ﷺ کے تقابلی مطالعے سے یہ مشترکہ پہلو واضح ہوتا ہے کہ دونوں کا ظہور ایسے زمانے میں بتایا گیا ہے جب معاشرہ شدید مذہبی، اخلاقی اور روحانی زوال کا شکار ہو چکا ہو۔ دونوں کا بنیادی مقصد کسی نئے مذہب کی ایجاد نہیں بلکہ فراموش شدہ ازلی وابدی حق کو دوبارہ زندہ کرنا ہے۔

● دونوں کی تعلیمات خالص، بے آمیز اور ہمہ گیر ہیں جو انسان کی پوری زندگی، فکر، عمل اور کردار کی اصلاح کرتی ہیں، اور دونوں کی دعوت خیرِ عام اور انسانیت کی فلاح پر مرکوز ہے۔

● بدھ مت میں میتریہ دھرم (Dhamma) کو اس کی اصل صورت میں از سرِ نو آشکار کرے گا، جبکہ اسلام میں حضرت محمد ﷺ نے واضح فرمایا کہ میں کوئی نیا مذہب لے کر نہیں آیا بلکہ سابقہ انبیاء کی اصل تعلیمات کی تصدیق و تکمیل کر کے توحید، عدل اور اعلیٰ اخلاق پر مبنی ایک جامع نظامِ حیات پیش کرتا ہوں۔ اس طرح اسلام میں آپ ﷺ کا کردار بھی بنیادی طور پر تجدید، اصلاح اور تکمیل کا ہے۔

۷۔ عالمگیر رہنمائی

● بدھ متی روایات اور انسائیکلوپیڈیائی بیانات کی روشنی میں مستقبل کا بدھ ''میتریہ/میتّیہ'' ایک ایسی آفاقی شخصیت کے طور پر پیش کیا گیا ہے جس کی دعوت و رہنمائی کسی مخصوص قوم، خطے یا نسل تک محدود نہیں ہوگی، بلکہ پوری دنیا اس کی مخاطب اور مستفید

ہوگی۔متون میں بتایا گیا ہے کہ اس کا ظہور اُس مرحلے پر ہوگا جب گوتم بدھ کی اصل تعلیمات (دھمّہ) دنیا میں کمزور یا مٹنے لگیں گی، اخلاقی وروحانی زوال عام ہو جائے گا، اور انسانی معاشرہ پھر سے باطنی اصلاح اور سچائی کے احیاء کا محتاج ہوگا۔

● اسی تناظر میں میتریہ کی شخصیت کو ''پاکیزہ باطن''، ''قلبِ سلیم''، ''علم وحکمت سے لبریز'' اور ''سمتِ صحیح دکھانے والا نایک'' قرار دیا گیا ہے یعنی وہ انسانیت کی فکری و اخلاقی سمت درست کرنے کے لیے خالص اور غیر آمیز دھرم کو دوبارہ واضح کرے گا۔

● پالی روایت کے مطابق اس کی پہچان اس جملے سے بھی کی جاتی ہے کہ وہ ''اجیت'' نامی ہوگا اور ''میتیّہ'' کہلائے گا؛ وہ بدھ ہوگا جو دھمّہ کو آشکار کرے گا اور عالم پر کرُونا (رحمت) وخیر خواہی کی بنیاد پر رہنمائی کرے گا۔

● اس طرح بدھ مت کے تصور میں میتریہ محض ایک مذہبی پیشوا نہیں، بلکہ اخلاقی تطہیر، انسانی فلاح اور آفاقی ہدایت کا علم بردار عالمی رہنما ہے، جو پوری دنیا کے لیے اصلاحی راستہ متعین کرے گا۔

حضرت محمد ﷺ کی نبوت

حضرت محمد ﷺ کی نبوت پوری انسانیت کے لیے ہے، جو آپ ﷺ کی عالمی رہنمائی کی واضح اور روشن دلیل ہے۔قرآنِ کریم صراحت کے ساتھ اعلان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام انسانوں کے لیے بشیر ونذیر بنا کر مبعوث فرمایا، اور یہ کہ آپ ﷺ آسمانوں اور زمین کے مالکِ حقیقی کی جانب سے پوری نوعِ انسانی کے رسول ہیں۔

● اس عالمگیر دعوت میں نسل، قوم، زبان اور جغرافیے کی کوئی قید نہیں، بلکہ انسانیت بحیثیتِ مجموعی اس کی مخاطب ہے۔اسی بنیاد پر حضرت محمد ﷺ نہ صرف اپنے عہد کے بلکہ تمام زمانوں کے لیے دنیا کے رہنما قرار پاتے ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کی تعلیمات اخلاق، عدل، مساوات اور تقویٰ جیسے ہمہ گیر اصولوں پر قائم ہیں، جو ہر

معاشرے اور ہر دور میں انسانیت کی فکری و عملی رہنمائی کرتے ہیں جس کی تصدیق قرآن پاک نے اس طرح کی ہے:

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ۝۱

ترجمہ: ''بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اپنے بندے پر فرقان (قرآن) نازل کیا، تاکہ وہ تمام جہانوں کے لیے خبردار کرنے والا ہو''۔ (سورہ فرقان، آیت: 1)

● اسی طرح ایک جگہ ارشاد فرمایا:

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۲۸

ترجمہ: ''(اے محمد ﷺ) ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری دینے والا اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔''
(سورہ سبا، آیت: 28)

● ایک دوسری جگہ اس طرح ارشاد فرمایا:

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔

ترجمہ: ''(اے محمد ﷺ) آپ کہہ دیجئے میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں''۔ (سورہ اعراف، آیت: 158)

حجۃ الوداع

نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا سب سے عظیم، فیصلہ کن اور تاریخ ساز واقعہ حجۃ الوداع ہے، جو دینی، سماجی اور انسانی تاریخ میں ایک ہمہ گیر اصلاحی منشور کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس خطبۂ عظیم میں آپ ﷺ نے انسانی معاشرے کی فکری، نفسیاتی اور اخلاقی

بنیادوں کی از سرِ نو تشکیل فرمائی اور واضح اعلان کیا کہ تمام انسان ایک ہی رب کے بندے اور ایک ہی باپ کی اولاد ہیں، اس لیے نسل، رنگ، زبان اور قوم کی بنیاد پر کسی کو کسی پر کوئی برتری حاصل نہیں، بلکہ حقیقی فضیلت کا معیار صرف تقویٰ، اخلاق اور کردار ہے۔

● یہ تعلیم نفسیاتی طور پر انسانی انا، نسلی تفاخر اور طبقاتی غرور کا خاتمہ کرتی ہے، سماجی سطح پر مساوات، عدل اور انسانی وقار کو فروغ دیتی ہے، اور مذہبی اعتبار سے توحیدِ انسانی اور وحدتِ آدمیت کا عملی اظہار ہے۔

● تاریخی طور پر یہ خطبہ اُس دور میں دیا گیا جب دنیا نسل پرستی، غلامی اور طبقاتی ظلم میں جکڑی ہوئی تھی، چنانچہ یہ اعلان ایک انقلابی اصلاحی پیغام بن کر ابھرا۔ اس طرح حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انسانیت کو ایسی مکمل اور آفاقی رہنمائی عطا کی جو ہر زمانے اور ہر معاشرے کے لیے قابلِ عمل ہے، اور یہی وہ اوصاف ہیں جو اس پیش گوئی کی عملی تفسیر بن جاتے ہیں کہ آخری رہنما پوری دنیا کی اخلاقی، سماجی اور روحانی قیادت کرے گا۔ یہ صفت کامل طور پر حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر صادق آتی ہے۔

مشترکہ نکات

● **عالمگیر دائرۂ رہنمائی:** بدھ مت کے مطابق میتریہ پوری دنیا کے لیے رہنما ہوگا، جبکہ حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت بھی پوری نوعِ انسانی کے لیے ہے۔ دونوں تصورات میں دعوت کسی خاص قوم، نسل یا خطے تک محدود نہیں بلکہ انسانیت بحیثیتِ مجموعی مخاطب ہے۔

● **اخلاقی و روحانی زوال کے بعد ظہور:** بدھ متی روایات میں میتریہ کا ظہور اُس وقت بتایا گیا ہے جب دھمّہ کمزور ہو چکا ہوگا اور اخلاقی زوال عام ہوگا؛ اسی طرح حضرت **محمد** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت بھی ایسے دور میں ہوئی جب دنیا فکری، اخلاقی اور سماجی انحطاط کا شکار تھی۔ دونوں شخصیات کا ظہور اصلاحِ حال کے لیے بیان کیا گیا ہے۔

● **اخلاقی تجدید اور اصلاحِ انسانیت:** میتریہ کا بنیادی مشن خالص اور غیر آمیز

دھرم کی تجدید ہے، جبکہ نبی کریم ﷺ نے اخلاق، عدل، مساوات اور تقویٰ پر مبنی کامل ضابطۂ حیات پیش کیا۔ دونوں کے یہاں اصلاحِ فرد اور اصلاحِ معاشرہ مرکزی حیثیت رکھتی ہے۔

● **انسانی مساوات اور وحدتِ انسانیت:** میتریہ کے تصور میں تمام انسانوں کے لیے یکساں کرُونا (رحمت) اور خیر خواہی ہے، اور خطبۂ حجۃ الوداع میں حضرت محمد ﷺ نے واضح فرمایا کہ تمام انسان ایک ہی رب کے بندے اور ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ یوں دونوں تصورات نسل، رنگ اور قوم کی برتری کی نفی کرتے ہیں۔

● **علم، حکمت اور بصیرت کی قیادت:** بدھ متی متون میتریہ کو علم و حکمت سے لبریز اور ''نایک'' قرار دیتے ہیں، جبکہ اسلامی مصادر حضرت محمد ﷺ کو حکمت، دانائی اور کامل بصیرت کا حامل عالمی رہنما ثابت کرتے ہیں۔ دونوں کی قیادت محض اقتدار نہیں بلکہ فکری و اخلاقی رہنمائی ہے۔

● **رحمت اور خیرِ عام:** میتریہ کو عالم پر کرُونا (رحمت) کرنے والا بتایا گیا ہے، اور حضرت محمد ﷺ کو قرآن ''رحمۃً للعالمین'' کے تصور میں پیش کرتا ہے۔ دونوں کی تعلیمات انسانیت کی فلاح اور خیرِ عام پر مرکوز ہیں۔

● **مستقبل کی عالمی قیادت کا تصور:** بدھ مت میں میتریہ کو مستقبل کا عالمی رہنما کہا گیا ہے، جبکہ اسلامی فکر میں حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات کو قیامت تک کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ مانا گیا ہے۔ اس طرح دونوں تصورات میں عالمی اور زمانی وسعت مشترک ہے۔

نوٹ: ان مشترکہ نکات سے واضح ہوتا ہے کہ بدھ مت کے تصورِ میتریہ اور اسلام میں حضرت محمد ﷺ کی نبوت، دونوں میں عالمی رہنمائی، اخلاقی اصلاح، انسانی مساوات اور خیرِ عام جیسے بنیادی اصول یکساں طور پر نمایاں ہیں، اگرچہ مذہبی تعبیر اور تاریخی تناظر مختلف ہیں۔ یہی مماثلت تقابلی مطالعے میں ان دونوں شخصیات کو عالمی اخلاقی

قیادت کے تناظر میں قابلِ غور بناتی ہے۔

David Benjamin Keldani کے مطابق

David Benjamin Keldani جو ایک عیسائی پادری اور مشرقی مذاہب کے عالم تھے، بعد میں اسلام قبول کر کے اپنا نام ''عبدالاحد داود'' رکھا، انہوں نے اپنی کتاب ''Muhammad in the Buddhist Scriptures'' کے باب ''The Future Buddha'' اور باب ''Buddhism and Islam'' میں مستقبل کے بدھ یعنی میتر یہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"The Buddhist expectation of Maitreya points to a future world-teacher who will restore righteousness and proclaim the eternal truth these characteristics find their historical fulfillment in Muhammad".

(Muhammad in the Buddhist Scriptures, Abdul Ahad Dawud, (London edition) Chapter on Maitreya)

ترجمہ: بدھ مت میں میتر یہ سے متعلق یہ توقع ایک ایسے مستقبل کے عالمی معلّم (رہنما) کی طرف اشارہ کرتی ہے جو راست بازی (عدل وحق) کو بحال کرے گا اور ازلی و ابدی سچائی کا اعلان کرے گا؛ اور یہ اوصاف تاریخی طور پر حضرت محمد ﷺ کی ذات میں اپنی عملی تکمیل پاتے ہیں۔

● اسی طرح مصنف لکھتے ہیں:

"Maitreya is not described as the founder of a new truth, but as the revealer of the eternal Dhamma—precisely the role played by Muhammad in restoring pure monotheism and moral law".

(Muhammad in the Buddhist Scriptures, Abdul Ahad Dawud, (London edition) Chapter, The Future Buddha)

ترجمہ: میتریہ کو کسی نئی سچائی کا بانی قرار نہیں دیا گیا، بلکہ اُسے ازلی و ابدی دھمّہ (حق) کو آشکار کرنے والا بتایا گیا ہے بالکل اسی طرح جس طرح حضرت محمد ﷺ نے خالص توحید اور اخلاقی قانون کو ازسرِ نو بحال فرمایا۔

● اسی طرح لکھتے ہیں:

"The scope of Maitreya's mission is universal likewise Muhammad's message addresses mankind as a whole, beyond race and geography".

(Muhammad in the Buddhist Scriptures, Abdul Ahad Dawud, (London edition) Chapter, Buddhism and Islam)

ترجمہ: میتریہ کے مشن کا دائرہ عالمگیر ہے؛ اسی طرح حضرت محمد ﷺ کا پیغام بھی نسل اور جغرافیائی حدود سے ماورا پوری نوعِ انسانی کو مخاطب کرتا ہے۔

● اسی طرح لکھتے ہیں:

"The emphasis on compassion in the Maitreya prophecies corresponds to the Qur'anic description of Muhammad as a mercy to the worlds".

(Muhammad in the Buddhist Scriptures, Abdul Ahad Dawud, (London edition) Chapter, Buddhism and Islam)

ترجمہ: میتریہ سے متعلق پیشین گوئیوں میں رحمت اور شفقت پر جو زور دیا گیا ہے، وہ قرآنِ کریم میں حضرت محمد ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت قرار دیے جانے کے بیان سے مطابقت رکھتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ، David Benjamin Keldani المعروف عبدالاحد داود اپنی کتاب Muhammad in the Buddhist Scriptures میں یہ مؤقف پیش کرتے ہیں کہ بدھ متی نصوص میں مستقبل کے بدھ میتریہ سے متعلق جو اوصاف بیان ہوئے ہیں جیسے اخلاقی زوال کے بعد ظہور، ابدی حق کی تجدید، عالمگیر دائرۂ دعوت، محبت و رحمت پر مبنی تعلیم، اور پوری انسانیت کی رہنمائی وہ تاریخی اور عملی طور پر حضرت محمد ﷺ کی بعثت اور تعلیمات

میں مکمل طور پر متحقق نظر آتے ہیں۔

مصنف کے نزدیک میتر یہ کسی نئی سچائی کا بانی نہیں بلکہ ازلی حق کو آشکار کرنے والا ہے، اور یہی کردار حضرت محمد ﷺ نے خالص توحید اور اخلاقی قانون کی بحالی کے ذریعے ادا کیا۔ اسی بنا پر عبدالاحد داود میتر یہ سے متعلق بدھ متی پیشین گوئیوں کو تقابلی و تحقیقی بنیاد پر حضرت محمد ﷺ پر منطبق کرتے ہیں، اگرچہ یہ تطبیق ان کا علمی موقف ہے، بدھ مت کا متفقہ عقیدہ نہیں۔

خلاصہ بحث

● بدھ متی مصادر، بالخصوص پالی کینن (Dīgha Nikāya، Cakkavatti-Sīhanāda Sutta) اور مستقل متن Anāgatavaṃsa کے مطابق مستقبل میں آنے والا بدھ میتر یہ ایک ایسی آفاقی اصلاحی شخصیت ہے جو اُس وقت ظاہر ہوگی جب گوتم بدھ کی اصل تعلیمات (دھمّہ) دنیا سے مٹ چکی ہوں گی اور اخلاقی و روحانی زوال عام ہوگا۔ اس کی بنیادی صفات محبت (mettā/maitrī)، رحمت (karuṇā)، پاکیزہ باطن، علم و حکمت، اور پوری انسانیت کی رہنمائی ہیں۔

● متون واضح کرتے ہیں کہ میتر یہ کوئی دیوتا نہیں بلکہ انسان ہوگا، جو خالص اور غیر آمیز دھرم کو از سرِ نو آشکار کرے گا اور انسانیت کو سچائی، اخلاقی پاکیزگی اور درست راہ کی طرف بلائے گا۔ انسائیکلو پیڈیا آف بدھزم اور مغربی محققین (مثلاً Paul Carus) بھی اسی تصور کی تائید کرتے ہیں کہ میتر یہ کا ظہور اخلاقی احیاء اور خیرِ عام کے لیے ہوگا، نہ کہ کسی نئی تعلیم کی ایجاد کے لیے۔

● دوسری جانب اسلام میں حضرت محمد ﷺ کی نبوت کو صراحتاً پوری نوعِ انسانی کے لیے قرار دیا گیا ہے، اور آپ ﷺ کی حیاتِ طیبہ بالخصوص خطبۂ حجۃ الوداع بین انسانی مساوات، عدل، رحمت اور اخلاقی قیادت کا جامع و عملی منشور پیش کرتی

ہے۔ تقابلی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ میتر یہ کے بارے میں بیان کردہ اوصاف ہی عالمگیر رہنمائی، اخلاقی تجدید، انسانیت کے لیے رحمت، علم وحکمت کی قیادت، اور نسلی وطبقاتی امتیاز کی نفی ہی وہی اوصاف ہیں جو تاریخی وعملی صورت میں حضرت محمد ﷺ کی ذات اور تعلیمات میں کامل طور پر جلوہ گر ہیں۔

● اسی تناظر میں برصغیر کے جدید سنسکرت و تقابلی مذاہب کے محققین ڈاکٹر وید پرکاش اُپادھیائے اور ڈاکٹر ایم۔ اے۔ شری واستو نے بدھ متی متون (خصوصاً Pāli Canon اور Anāgatavaṃsa) میں مذکور آنے والے بدھ کے اوصاف اور سیرتِ نبوی ﷺ میں بیان کردہ اوصاف کے درمیان ایک تشبیہی اور تطبیقی مطالعہ پیش کیا ہے۔ ان کے نزدیک دونوں میں اخلاقی اصلاح، عالمگیر رہنمائی، انسانی نمونۂ کردار اور رحمت وشفقت جیسے پہلوؤں میں نمایاں معنوی مماثلت پائی جاتی ہے۔

● تاہم علمی دیانت کا تقاضا یہی ہے کہ ان مماثلتوں کو علمی وتفسیری تعبیر کے طور پر دیکھا جائے، نہ کہ بدھ مت یا اسلام کی طرف سے کسی سرکاری یا عقیدتی یکسانیت کے اعلان کے طور پر۔ یوں یہ مطالعہ تقابلی مذہبیات کے دائرے میں رہتے ہوئے اخلاقی وفکری اشتراکات کو واضح کرتا ہے، نہ کہ عقائد کو یکجا کرنے کا دعویٰ پیش کرتا ہے۔

اس طرح نتیجتاً یہ کہا جا سکتا ہے کہ بدھ مت کے تصورِ میتر یہ اور اسلام کی نبوی رہنمائی میں اخلاقی وانسانی سطح پر گہری مماثلت پائی جاتی ہے، اور عالمی اصلاح وقیادت کے اوصاف عملی طور پر حضرت محمد ﷺ کی ذاتِ اقدس میں پوری طرح متحقق نظر آتے ہیں۔

❁❁❁

حصہ سوم

بدھ مت اور اسلام
میں
فکری، اخلاقی اور روحانی مماثلتیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فکری، اخلاقی اور روحانی مماثلتیں

بدھ مت دنیا کا ایک اہم مذہب ہے جن کے بنیادی عقائد، تصورِ خدا، وحی، نبوت، نجات اور عبادت کے اصول ایک دوسرے سے نمایاں طور پر مختلف ہیں۔ تاہم ان دونوں میں اخلاقی، سماجی تعلیمات کا تقابلی مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ بہت سے عملی اور اخلاقی اصول ایسے ہیں جن میں مماثلت پائی جاتی ہے۔ جیسے انسان کی اخلاقی تربیت، کردار سازی، ضبطِ نفس، سچائی، عدل، رحم، خدمتِ خلق، امن، ہمدردی، مساوات اور باطنی پاکیزگی کو ایک صالح اور پرامن معاشرے کی بنیاد قرار دیتے ہیں۔

یہ مماثلتیں اس بات کی دلیل نہیں کہ دونوں مذاہب کے عقائد یا دینی بنیادیں یکساں ہیں، بلکہ ان سے یہ واضح ہوتا ہے کہ انسانی کردار کی اصلاح، اخلاقی زندگی اور معاشرتی بھلائی کے حوالے سے دونوں میں کئی مشترک اقدار موجود ہیں۔

بنیادی فرق

اسی کے ساتھ یہ حقیقت بھی پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ ان اخلاقی تعلیمات کے پس منظر، مقصد اور فلسفۂ حیات میں دونوں مذاہب کے درمیان بنیادی فرق موجود ہے۔

اسلام ان تمام اخلاقی اصولوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت، توحید اور آخرت میں جواب دہی کے تناظر میں پیش کرتا ہے، جبکہ بدھ مت انہیں نروان، ذہنی پاکیزگی اور دکھوں

سے نجات کے راستے کا حصہ قرار دیتا ہے۔

اس باب میں اسلام اور بدھ مت کی انہی مشترک فکری، اخلاقی اور روحانی تعلیمات کا مستند مصادر کی روشنی میں تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا، تاکہ جہاں دونوں مذاہب کے درمیان اشتراک پایا جاتا ہے وہ واضح ہو، اور جہاں ان کے مقاصد، عقائد اور نظریات میں بنیادی اختلاف ہے، اس کی بھی علمی اور منصفانہ وضاحت سامنے آ سکے۔

ا۔ اخلاقیات اور انسانی اقدار (Human VirtuesEthics)

اخلاق ہر مہذب معاشرے کی بنیاد ہوتے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ اسلام اور بدھ مت دونوں نے انسان کے ظاہری اعمال سے زیادہ اس کے کردار اور اخلاق کو اہمیت دی ہے۔ دونوں مذاہب اس بات پر متفق ہیں کہ انسان کی حقیقی عظمت اس کے اخلاق، سچائی، دیانت داری، امانت اور حسنِ سلوک میں پوشیدہ ہے، نہ کہ اس کے مال، حسب و نسب یا دنیاوی حیثیت میں۔

بدھ مت میں اخلاقی زندگی کو شیل (Sīla) کہا جاتا ہے، جو آٹھ گنا راستے (Noble Eightfold Path) کا ایک بنیادی حصہ ہے۔ گوتم بدھ نے اپنے پیروکاروں کو جھوٹ، چوری، بدکاری، ظلم اور ہر اس عمل سے بچنے کی تعلیم دی جو فرد یا معاشرے کے لیے نقصان دہ ہو۔ بدھ مت کے پانچ بنیادی اخلاقی اصول (Pañca Sīla) دراصل ایک صالح، پُرامن اور باکردار معاشرے کی تشکیل کا ذریعہ ہیں۔

اسلام کا اخلاقی تصور

اسلام میں اخلاق کو ایمان کا لازمی حصہ قرار دیا ہے۔ قرآنِ مجید میں سچائی، امانت داری، عدل، صبر، عفو و درگزر، حسنِ اخلاق اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کو مومن کی بنیادی صفات بیان کیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ

ترجمہ: میں بہترین اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

(مسند احمد، حدیث:8952)

● اسی طرح قرآنِ مجید ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ

ترجمہ: ''بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے''۔(النحل:90)

اسی طرح جھوٹ، چوری، زنا، دھوکہ، خیانت اور ظلم دونوں مذاہب میں سخت ناپسندیدہ اعمال شمار ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان احکام کی بنیاد اور دینی فلسفہ مختلف ہے، لیکن عملی اخلاقیات میں دونوں مذاہب ایک پاکیزہ اور باکردار زندگی کی تعلیم دیتے ہیں۔

۲۔ خدمتِ خلق اور ہمدردی (AltruismCompassion)

انسانی خدمت اور مخلوق کے ساتھ ہمدردی اسلام اور بدھ مت دونوں کی اخلاقی تعلیمات کا بنیادی ستون ہے۔ دونوں مذاہب انسان کو صرف اپنی ذات تک محدود رہنے کے بجائے دوسروں کے دکھ درد میں شریک ہونے، کمزوروں کی مدد کرنے اور معاشرے میں خیر و بھلائی کو فروغ دینے کی تلقین کرتے ہیں۔

بدھ مت میں کارونا (Karuṇā) یعنی رحم و شفقت کو چار اعلیٰ روحانی صفات (Brahmavihāra) میں شمار کیا گیا ہے۔ گوتم بدھ نے تعلیم دی کہ انسان کو صرف اپنے دوستوں ہی نہیں بلکہ تمام جانداروں کے ساتھ محبت، ہمدردی اور خیر خواہی کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ اسی طرح میتّا (Mettā) یعنی بے غرض محبت کو بھی روحانی ترقی کا اہم ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

● دھمپد (Dhammapada) میں آیا ہے:

''نفرت کبھی نفرت سے ختم نہیں ہوتی بلکہ محبت سے ختم ہوتی ہے؛ یہی ایک ابدی اصول ہے''۔(Dhammapada, Versr 5)

اسلام میں رحمت اور خدمتِ خلق کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔ قرآنِ مجید نے

رسول اللہ ﷺ کو "رحمۃً للعالمین" قرار دیا اور مسلمانوں کو معاشرے کے کمزور، یتیم، مسکین، مسافر اور ضرورت مند افراد کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیا۔

● اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا

ترجمہ: "اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں"۔ (سورہ الدہر:8)

● رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُ النَّاسِ أَنْفَعُهُمْ لِلنَّاسِ

ترجمہ: لوگوں میں سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔ (المعجم الأوسط للطبرانی)

اسی طرح جانوروں پر رحم، بھوکوں کو کھانا کھلانا، بیماروں کی عیادت کرنا، یتیموں کی کفالت کرنا اور معاشرے کے محروم طبقات کی مدد کرنا دونوں مذاہب میں اعلیٰ اخلاقی اعمال شمار ہوتے ہیں۔

اگرچہ اسلام ان اعمال کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی کامیابی سے جوڑتا ہے، جبکہ بدھ مت انہیں روحانی پاکیزگی اور نیکی (Puñña) کے حصول کا ذریعہ قرار دیتا ہے، لیکن عملی اعتبار سے دونوں مذاہب انسان دوستی، ہمدردی اور خدمتِ خلق کی بھرپور تعلیم دیتے ہیں۔

۳۔ نفس پر قابو اور خواہشات کی مخالفت

(Self-Control and Restraining Desires)

انسان کی اصلاح اور روحانی ترقی کا ایک بنیادی اصول اپنی نفسانی خواہشات پر قابو پانا ہے۔ اسلام اور بدھ مت دونوں اس حقیقت پر متفق ہیں کہ انسان کے بیشتر اخلاقی

اور معاشرتی مسائل بے لگام خواہشات، غصے، حسد، لالچ اور شہوات کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اس لیے دونوں مذاہب انسان کو اپنے نفس کی تربیت، خواہشات کے اعتدال اور کردار کی اصلاح کی تعلیم دیتے ہیں، اگرچہ اس تعلیم کی عقیدتی بنیاد اور مقصد دونوں میں مختلف ہے۔

بدھ مت کا انسانی دکھ

بدھ مت کے مطابق انسانی دکھ (Dukkha) کی اصل وجہ تنہا (Taṇhā) یعنی بے جا خواہش، لالچ اور نفسانی رغبت ہے۔ گوتم بدھ نے اپنی پہلی عظیم حقیقت (FirstNoble Truth) میں دکھ کی موجودگی اور دوسری عظیم حقیقت (Second Noble Truth) میں اس کی بنیادی وجہ خواہشات کو قرار دیا۔ ان کے مطابق جب تک انسان اپنی خواہشات، حرص، غصہ اور نفرت پر قابو نہیں پاتا، اس وقت تک حقیقی سکون (Nirvāṇa) حاصل نہیں کرسکتا۔

● دھمپد میں بیان کیا گیا ہے:

''خواہشات سے غم پیدا ہوتا ہے، خواہشات سے خوف پیدا ہوتا ہے؛ جو خواہشات سے آزاد ہوجائے، اس کے لیے نہ غم ہے اور نہ خوف''۔ (Dhammapada, Verse 216)

اسلام بھی نفس کی اصلاح کو کامیاب زندگی کی بنیاد قرار دیتا ہے، لیکن اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا، تقویٰ اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنا ہے۔ قرآن مجید انسان کو خواہشات کی غلامی سے بچنے اور اللہ کی ہدایت کی پیروی کرنے کی تلقین کرتا ہے۔

● اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

ترجمہ: ''اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرا اور اپنے نفس کو خواہشات سے روکے رکھا، تو یقیناً جنت ہی اس کا ٹھکانہ ہوگی''۔

(سورۃ النازعات: ۴۰، ۴۱)

●اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا:

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا ○ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا

ترجمہ: ''یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاک کیا، اور وہ نامراد ہوا جس نے اسے گناہوں میں دبا دیا''۔ (سورۃ الشمس:۹،۱۰)

●رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: ''حقیقی مجاہد وہ ہے جو اللہ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کرے''۔ (سنن ترمذی:1621)

اسلام میں روزہ، نماز، ذکر، صدقہ، صبر اور تقویٰ کو نفس کی تربیت کا بہترین ذریعہ قرار دیا گیا ہے، جبکہ بدھ مت میں آٹھ گنا راستہ (Noble Eightfold Path)، مراقبہ، اخلاقی نظم (Sīla) اور ذہنی تربیت (Samādhi) خواہشات پر قابو پانے کے بنیادی ذرائع ہیں۔

اس طرح مذاہب انسان کو لالچ، حسد، تکبر، غصہ اور نفسانی خواہشات سے بچنے کی تعلیم دیتے ہیں، لیکن اسلام خواہشات کے جائز اور ناجائز ہونے میں فرق قائم کرتا ہے اور جائز خواہشات کو اعتدال کے ساتھ پورا کرنے کی اجازت دیتا ہے، جبکہ بدھ مت خواہشات کی جڑ ہی کو ختم کر کے نروان تک پہنچنے کی تعلیم دیتا ہے۔ یہی دونوں کے درمیان بنیادی فرق ہے۔

۴۔ عدم تشدد اور امن پسندی (Non-Violence and Peace)

امن، رواداری اور انسانی جان کے احترام کو اسلام اور بدھ مت دونوں بنیادی اہمیت دیتے ہیں۔ دونوں مذاہب ظلم، ناانصافی، انتقام اور بلاوجہ تشدد کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں اور انسان کو امن، صبر اور خیر خواہی کا راستہ اختیار کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

بدھ مت میں اہنسا (Ahimsa) کو نہایت بلند اخلاقی مقام حاصل ہے۔ گوتم بدھ نے اپنے پیروکاروں کو ہر قسم کی بلاوجہ ایذا رسانی سے بچنے اور تمام جانداروں کے ساتھ رحم و

شفقت کا برتاؤ کرنے کی تعلیم دی۔ پانچ بنیادی اخلاقی اصولوں (Pañca Sīla) میں پہلا اصول یہی ہے کہ کسی جاندار کی جان نہ لی جائے۔

● دھمپد میں فرمایا گیا ہے:

''تمام مخلوقات سزا سے ڈرتی ہیں اور زندگی سے محبت کرتی ہیں، لہٰذا اپنے آپ کو دوسروں کی جگہ رکھ کر نہ کسی کو قتل کرو اور نہ قتل کرنے کی ترغیب دو''۔

(Dhammapada, Verse 129-130)

اسلام انسانی جان کی عظمت کو انتہائی اہمیت دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ناحق قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

● اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا

ترجمہ: ''جس نے کسی ایک بے گناہ انسان کو قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا''۔ (سورۃ المائدہ:32)

● اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ

ترجمہ: ''زیادتی نہ کرو، بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا''۔ (سورۃ البقرہ:190)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده

ترجمہ: ''مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں''۔ (صحیح بخاری:10، صحیح مسلم:41)

تاہم یہاں ایک بنیادی فرق بھی موجود ہے۔ بدھ مت عمومی طور پر عدم تشدد کو

ایک مطلق اخلاقی اصول کے طور پر پیش کرتا ہے، جبکہ اسلام امن کو اصل قرار دیتے ہوئے ظلم کے خاتمے، مظلوم کے دفاع اور عدل کے قیام کے لیے مخصوص شرائط کے ساتھ جہاد اور دفاعی جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ اس لیے اسلام کا تصورِ امن، عدل اور ذمہ داری کے ساتھ وابستہ ہے، نہ کہ ہر حال میں تشدد سے مکمل اجتناب۔

۵۔ مراقبہ، ذکر اور باطنی طہارت

(Meditation, Remembrance of God & Spritual Purification)

روحانی سکون، ذہنی یکسوئی اور باطنی پاکیزگی اسلام اور بدھ مت دونوں کی تعلیمات میں اہم مقام رکھتے ہیں۔ دونوں مذاہب انسان کو ظاہری اعمال کے ساتھ ساتھ اپنے باطن کی اصلاح، دل کی پاکیزگی اور روحانی ارتقاء کی طرف متوجہ کرتے ہیں، اگرچہ ان کے ذرائع اور مقاصد میں بنیادی فرق موجود ہے۔

بدھ مت میں سمتھا (Samatha) اور وپاسنا (Vipassanā) مراقبے کی دو بنیادی اقسام ہیں۔ سمتھا کا مقصد ذہنی سکون، یکسوئی اور ارتکاز پیدا کرنا ہے، جبکہ وپاسنا کے ذریعے انسان اپنے نفس، خیالات اور کائنات کی حقیقت کا مشاہدہ کرتا ہے تاکہ جہالت، خواہش اور نفرت سے نجات حاصل کر کے نروان تک پہنچ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مراقبہ بدھ مت کی روحانی زندگی کا بنیادی ستون سمجھا جاتا ہے۔

اسلام میں روحانی پاکیزگی کا اصل ذریعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر، نماز، تلاوتِ قرآن، دعا، استغفار، روزہ اور اخلاصِ نیت ہے۔ قرآن مجید انسان کو اللہ کے ذکر کے ذریعے قلبی سکون حاصل کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔

● اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

ترجمہ: ''خبردار! اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے''۔ (سورۃ الرعد: 28)

اسی طرح فرمایا: قَدۡ أَفۡلَحَ مَنۡ تَزَكَّىٰ

ترجمہ: ''یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے اپنے آپ کو پاک کیا''۔ (سورۃ الأعلی: 14)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راتوں کو طویل قیام، دعا، ذکر اور تفکر میں مشغول رہتے تھے۔ اسلامی تصوف میں بھی تزکیۂ نفس اور محاسبۂ نفس کو قرآن وسنت کی روشنی میں روحانی اصلاح کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے، بشرطیکہ وہ شریعت کے دائرے میں ہو۔

اگرچہ بظاہر بدھ مت کا مراقبہ اور اسلام کا ذکر و تفکر ذہنی سکون پیدا کرنے میں ایک دوسرے سے مشابہ دکھائی دیتے ہیں، لیکن ان کے مقاصد میں واضح فرق ہے۔ بدھ مت میں مراقبہ کا مقصد نروان، ذہنی بیداری اور خواہشات کے خاتمے تک پہنچنا ہے، جبکہ اسلام میں ذکر، عبادت اور تزکیۂ نفس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی قربت، رضامندی، تقویٰ اور آخرت کی کامیابی حاصل کرنا ہے۔

اسی لیے دونوں مذاہب روحانی تربیت کی اہمیت پر متفق ہونے کے باوجود اپنی عقیدتی بنیاد اور آخری مقصد میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

۶۔ سماجی مساوات اور انسانی برابری

(Social Equality and Human Dignity)

انسانی مساوات، عزتِ نفس اور معاشرتی انصاف ایسے اصول ہیں جنہوں نے دنیا کے بڑے مذاہب کی اخلاقی تعلیمات میں اہم مقام حاصل کیا ہے۔ اسلام اور بدھ مت دونوں نے اس تصور کو فروغ دیا کہ انسان کی قدر و منزلت اس کے نسب، خاندان، دولت، رنگ یا ذات سے نہیں بلکہ اس کے کردار، اخلاق اور اعمال سے متعین ہوتی ہے۔ اگرچہ دونوں مذاہب کی فکری بنیادیں مختلف ہیں، لیکن انسانی برابری کے اصول میں قابلِ ذکر مماثلت پائی جاتی ہے۔

قدیم ہندوستان میں گوتم بدھ کے زمانے میں ذات پات (Caste System) کا نظام معاشرے میں گہری جڑیں رکھتا تھا۔ بدھ نے اس امتیاز کو چیلنج کرتے ہوئے فرمایا کہ

انسان کی فضیلت اس کی پیدائش سے نہیں بلکہ اس کے اعمال اور اخلاق سے وابستہ ہے۔

ان کے نزدیک برہمن وہ نہیں جو کسی مخصوص خاندان میں پیدا ہو، بلکہ وہ ہے جو پاکیزہ کردار اور اعلیٰ اخلاق کا حامل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بدھ سنگھ (Saṅgha) میں مختلف طبقات اور ذاتوں کے افراد کو مساوی حیثیت دی گئی۔

اسلام نے چودہ سو سال قبل نسلی، قبائلی اور طبقاتی امتیازات کو ختم کر کے تمام انسانوں کی مساوات کا اعلان کیا۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

ترجمہ: ''اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہیں مختلف قوموں اور قبیلوں میں اس لیے تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ بے شک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے''۔(سورۃ الحجرات:13)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: ''کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر، نہ کسی گورے کو کالے پر اور نہ کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے''۔(مسند احمد، رقم:23885)

اس طرح یہ مذاہب انسانوں کے درمیان مساوات، اخوت اور عزتِ نفس کی تعلیم دیتے ہیں۔ تاہم اسلام اس مساوات کو اللہ تعالیٰ کی تخلیق اور تقویٰ کے اصول پر قائم کرتا ہے، جبکہ بدھ مت اسے اخلاقی کردار اور انسانی عمل کی بنیاد پر بیان کرتا ہے۔

۷۔زندگی کی عارضی حیثیت

(Impermanence of Worldly Life)

دنیا کی بے ثباتی اور زندگی کی عارضی حقیقت تعلیمات کا اہم موضوع ہے۔ دونوں

مذاہب انسان کو یہ احساس دلاتے ہیں کہ دنیا دائمی قیام گاہ نہیں بلکہ ایک عارضی مرحلہ ہے، اس لیے اسے دنیا کی ظاہری زیب و زینت میں گم ہونے کے بجائے اعلیٰ اخلاق اور روحانی کامیابی کی فکر کرنی چاہیے۔

بدھ مت میں انچّہ (Anicca) یعنی ''عدمِ ثبات'' کو وجود کے تین بنیادی حقائق میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس نظریے کے مطابق دنیا کی ہر چیز تغیر پذیر ہے؛ کوئی بھی چیز ہمیشہ باقی نہیں رہتی۔ انسان، دولت، اقتدار، جسم، جذبات اور تعلقات سب فنا کے تابع ہیں۔ اسی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے انسان خواہشات اور دکھ میں مبتلا رہتا ہے۔

● دھمپد میں فرمایا گیا ہے:

''تمام مرکب چیزیں فنا ہونے والی ہیں؛ لہٰذا پوری کوشش کے ساتھ اپنی نجات حاصل کرو''۔(Dhammapada, Verse 277)

اسلام دنیا کو عارضی اور آخرت کو دائمی قرار دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

ترجمہ: ''ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے''۔(سورۃ آل عمران:185)

● ایک اور جگہ فرمایا:

وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

ترجمہ: ''دنیا کی زندگی تو محض دھوکے کا سامان ہے''۔(سورۃ آل عمران:185)

اسلام میں دنیا کی عارضی حیثیت کا مقصد انسان کو آخرت کی تیاری کی طرف متوجہ کرنا ہے، جبکہ بدھ مت میں اس حقیقت کا مقصد انسان کو دنیاوی وابستگیوں سے آزاد کر کے نروان کی راہ پر گامزن کرنا ہے۔

اس طرح دونوں مذاہب دنیا کی بے ثباتی کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن اس سے اخذ کیے جانے والے مذہبی نتائج مختلف ہیں۔

۸۔زہد،قناعت اور سادہ زندگی

(Contentment and Simplicity,Asceticism)

سادہ زندگی، قناعت اور دنیا کی بے جا محبت سے اجتناب اسلام اور بدھ مت دونوں کی اخلاقی تعلیمات میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔دونوں مذاہب انسان کو حرص، لالچ اور فضول آسائشوں سے بچنے اور اعتدال کے ساتھ زندگی گزارنے کی تلقین کرتے ہیں۔

بدھ مت میں رہبانہ زندگی، قناعت، کم سے کم ضروریات پر اکتفا اور دنیاوی خواہشات سے دوری کو روحانی ترقی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔بدھ راہب (Bhikkhu) محدود ضروریات کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور دنیاوی مال و دولت کو نجات کا ذریعہ نہیں سمجھتے۔

اسلام میں قناعت، سادگی اور دنیا کی محبت میں حد سے بڑھنے سے منع کیا گیا ہے، لیکن اسلام رہبانیت کی تعلیم نہیں دیتا۔قرآن مجید فرماتا ہے:

وَابْتَغِ فِيمَآ آتَاكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا

ترجمہ: ''اللہ نے جو کچھ تمہیں دیا ہے، اس کے ذریعے آخرت کا گھر تلاش کرو اور دنیا میں اپنا حصہ بھی نہ بھولو''۔(سورۃ القصص:77)

● رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ

ترجمہ: ''اصل مالداری مال کی کثرت نہیں بلکہ دل کا غنی ہونا ہے''۔

(صحیح بخاری:6446، صحیح مسلم:1051)

یہاں دونوں مذاہب میں ایک نمایاں فرق موجود ہے۔بدھ مت خصوصاً راہبانہ روایت میں دنیاوی وابستگیوں کو کم سے کم کرنے پر زور دیتا ہے، جبکہ اسلام جائز نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت دیتا ہے، بشرطیکہ اس میں اسراف، تکبر یا حرام شامل نہ ہو۔لہٰذا اسلام کا تصورِ زہد دنیا کو ترک کرنا نہیں بلکہ دنیا کو اللہ کی رضا کے مطابق استعمال کرنا ہے۔

۹۔غور و فکر، عقل اور تدبر(Wisdom and Rational Thinking,Reflection)

اسلام اور بدھ مت انسان کو اندھی تقلید کے بجائے غور و فکر، حکمت اور شعور کے ساتھ زندگی گزارنے کی دعوت دیتے ہیں۔ دونوں مذاہب میں علم اور دانائی کو روحانی و اخلاقی ترقی کا اہم ذریعہ سمجھا گیا ہے۔

بدھ مت میں پراجنا(Prajñā) یعنی حکمت، نروان تک پہنچنے کے بنیادی ستونوں میں سے ایک ہے۔ گوتم بدھ نے اپنے پیروکاروں کو تعلیم دی کہ وہ صرف روایت یا سنی سنائی باتوں کی بنیاد پر کسی چیز کو قبول نہ کریں بلکہ عقل، تجربے اور صحیح فہم کی روشنی میں حقیقت کو پہچاننے کی کوشش کریں۔

غور و فکر کی دعوت

اسلام نے بار بار انسان کو کائنات، تاریخ، اپنے نفس اور اللہ کی نشانیوں میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر أَفَلَا تَعْقِلُونَ (کیا تم عقل نہیں رکھتے؟)، أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ (کیا وہ غور نہیں کرتے؟) اور لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (غور و فکر کرنے والوں کے لیے) جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

● اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ...لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ

ترجمہ: ’’بے شک آسمانوں اور زمین کی تخلیق میں عقل والوں کے لیے بڑی نشانیاں ہیں‘‘۔ (سورۃ آل عمران:190)

تاہم یہاں بھی دونوں مذاہب کی فکری بنیاد مختلف ہے۔ اسلام میں عقل، وحی کی رہنمائی کے تحت حقیقت تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، جبکہ بدھ مت میں عقل، مشاہدہ اور ذاتی تجربہ روحانی فہم کے اہم ذرائع شمار ہوتے ہیں۔

۱۰۔عمل کا اصول: کرما اور اسلامی تصورِ جزا و سزا

(Karma and Divine Accountability)

اسلام اور بدھ مت دونوں اس اصول پر متفق ہیں کہ انسان اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے اور ہر عمل کا نتیجہ ضرور سامنے آتا ہے۔ تاہم اس اصول کی تشریح اور عقیدتی بنیاد دونوں مذاہب میں بنیادی طور پر مختلف ہے۔

بدھ مت میں کرما (Karma) سے مراد انسان کے ارادی اعمال ہیں۔ ہر نیک یا بد عمل اپنے مطابق نتیجہ پیدا کرتا ہے، جو موجودہ یا آئندہ جنموں میں ظاہر ہوسکتا ہے۔ اس نظام میں کسی خالق خدا کی طرف سے فیصلہ یا سزا کا تصور بنیادی حیثیت نہیں رکھتا، بلکہ اعمال خود اپنے نتائج پیدا کرتے ہیں۔

اسلام میں اعمال کی جزا و سزا اللہ تعالیٰ کے عدل، علم اور حکمت کے مطابق قیامت کے دن دی جائے گی۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

فَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَرَهُۥ ○ وَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُۥ

ترجمہ: ”جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا، اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ بھی اسے دیکھ لے گا“۔ (سورۃ الزلزال:87)

اسلام میں انسان کی نجات صرف اعمال پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت، ایمان اور صالح اعمال کے مجموعے پر منحصر ہے، جبکہ بدھ مت میں کرما، اخلاقی قانون اور نروان کی راہ ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔

خلاصۂ بحث

اسلام اور بدھ مت کا تقابلی مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ اگرچہ دونوں مذاہب کے بنیادی عقائد، تصورِ خدا، وحی، نبوت، آخرت اور نجات کے فلسفے میں نمایاں اختلافات موجود ہیں، تاہم اخلاقیات، خدمتِ خلق، ضبطِ نفس، ہمدردی، امن پسندی، مساوات،

قناعت، غور وفکر اور کردار سازی جیسے متعدد عملی پہلوؤں میں قابلِ ذکر مماثلت پائی جاتی ہے۔ ان مشترکہ اخلاقی اقدار نے مختلف ادوار میں معاشروں کی اصلاح، انسانی کردار کی تعمیر اور باہمی احترام کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

● اس کے باوجود یہ حقیقت پیشِ نظر رہنی چاہیے کہ یہ مماثلتیں زیادہ تر عملی اور اخلاقی نوعیت کی ہیں، نہ کہ عقیدتی۔ اسلام کی تمام اخلاقی تعلیمات کی بنیاد توحید، نبوت، وحی اور آخرت پر قائم ہے، جبکہ بدھ مت کی اخلاقی و روحانی تعلیمات نروان، کرما، مراقبہ اور انسانی تجربے کے فلسفے سے مربوط ہیں۔

● لہٰذا دونوں مذاہب کے درمیان موجود مشترکہ اخلاقی اقدار کے بنیادی اعتقادی اختلافات کو بھی واضح طور پر سمجھنا ضروری ہے۔ یہی متوازن اور علمی طرزِ تحقیق تقابلی مذاہب کے مطالعہ کا تقاضا ہے۔

● لہٰذا اس تقابلی مطالعہ سے ہرگز یہ تأثر نہیں لینا چاہیے کہ اسلام اور دیگر مذاہب حقیقت، مقام یا حیثیت کے اعتبار سے یکساں ہیں۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا آخری، کامل اور آفاقی دین ہے، جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اور قیامت تک تمام انسانیت کے لیے ہدایت کا واحد مستند سرچشمہ رہے گا۔ قرآنِ مجید اور سنتِ نبوی ﷺ کے نزول کے بعد سابقہ ادیان اور شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں، اس لیے نجات اور فلاح کا راستہ صرف دینِ اسلام ہی ہے۔

● اس تقابلی جائزے کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ دیگر مذاہب کی تعلیمات کو اسلام کے برابر قرار دیا جائے یا ان کے عقائد کی تائید کی جائے، بلکہ صرف ان اخلاقی اور انسانی اقدار کی نشاندہی کرنا ہے جو قرآنِ مجید اور اسلامی تعلیمات سے کسی درجے میں مشابہت رکھتی ہیں۔ ایسی مشترک اخلاقی تعلیمات کو بھی اسی حد تک قابلِ قبول سمجھا جا سکتا ہے جہاں تک وہ قرآن وسنت کے مطابق ہوں؛ کیونکہ مسلمانوں کے لیے حق و باطل کا اصل معیار صرف وحیِ الٰہی ہے، نہ کہ کسی دوسرے مذہب یا فلسفے کی تعلیمات۔

● البتہ دعوتِ اسلام کے میدان میں اس نوعیت کا تقابلی مطالعہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ مشترک اخلاقی نکات کو بنیاد بنا کر گفتگو کا آغاز کرنا، مخاطب کے ذہن میں اعتماد پیدا کرنا اور پھر حکمت، بصیرت اور حسنِ اسلوب کے ساتھ اسلام کی جامع، کامل اور آخری ہدایت کو پیش کرنا، قرآنِ کریم کی دعوتی حکمت سے ہم آہنگ طریقہ ہے۔ اس اعتبار سے یہ مطالعہ ایک داعی، محقق اور طالبِ علم کے لیے نہ صرف علمی رہنمائی فراہم کرتا ہے بلکہ مؤثر دعوتِ دین کا ایک مفید ذریعہ بھی ثابت ہوسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے حق کی معرفت، ہدایت اور اصلاحِ انسانیت کا ذریعہ بنائے، اور ہمیں اخلاص، بصیرت اور حکمت کے ساتھ دینِ اسلام کی خدمت اور اس کی دعوت پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

دعاؤں کا طالب
محمد سرور فاروقی ندوی

مصنف کا مختصر تعارف

نام: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

ولدیت: جناب محمد حنیف فاروقیؒ

تاریخ پیدائش: ایک جولائی ۱۹۶۸ء۔ محمد پور گونتی، محلہ پورب، ضلع فتحپور ہسوہ، یوپی، انڈیا

دینی تعلیم:

تجوید قرآن الکریم: روایت حفص (دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)
عالمیت، فضیلت، افتاء: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، یوپی انڈیا
تدریبی کورس: "جامعہ اسلامیہ" مدینہ منورہ (سعودی عرب)

اختصاص:

تفسیر قرآن الکریم اور فقہ: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

عصری تعلیم:

ہائی اسکول وانٹر میڈیٹ: یوپی بورڈ، الہ آباد
بی، اے (B.A.)، ایم، اے (M.A.): لکھنؤ یونیورسٹی لکھنؤ

اردو کی تعلیم:

ادیب ماہر، ادیب کامل، معلم: جامعہ اردو علی گڑھ
ہندی وسنسکرت کی اعلیٰ تعلیم (الہ آباد)

تدریسی و تحقیقی خدمات:

- شعبۂ صحافت ولسانیات: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- کلیۃ الدعوۃ والاعلام: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- رفیق علمی: مجلس تحقیقات، دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

موجودہ ذمہ داریاں

رفیق علمی	:	**مجلس تحقیقات** (دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)
صدر	:	**جمعیت پیام امن** (لکھنؤ)
ناظم وبانی	:	**جامعہ دار ارقم** (فتحپور)
ناظم	:	**جامعہ دار التوحید الاسلامی** (لکھنؤ)
مینیجر	:	**J.D.C. اسکول** (فتحپور)
صدر	:	**قرآن ریسرچ اکیڈمی** (لکھنؤ)
ڈائرکٹر	:	**مکتبہ پیام امن** (لکھنؤ)

قرآنی خدمات

"**قرآن کا پیغام**" قرآن مجید کا ہندی ترجمہ
"**معانیٔ قرآن الکریم**" قرآن مجید کا لفظی اردو ترجمہ
"The Holy Qur'an" قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
"**تفسیر فاروقی**" قرآن مجید کی ہندی تفسیر مکمل سات جلدوں میں
"**معانی القرآن الکریم**" قرآن مجید کی مختصر تفسیر (اردو)
"**معانی القرآن الکریم**" قرآن مجید کی مختصر تفسیر (ہندی)
"**لغات القرآن الکریم**" قرآن مجید کا ترجمہ اور الفاظ کی لغوی، صرفی، نحوی ترکیب

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کا مختصر تعارف
۴۔تفسیر کا بنیادی ماخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۱۔اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۲۔کفر وشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔کفر، شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جزیرۂ عرب
۱۷۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کریمانہ اخلاق اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت
۱۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں
۱۹۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔خاتم النبین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۴۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔حرام، حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۸۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔تعداد ازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔مستند مسنون دعائیں
۳۱۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔اسلام میں جزیہ، خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۱۔آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں کب اور کون؟
۴۲۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ہندو دھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔بدھ مت اور اسلام
۴۷۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۵۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۸۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۱۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔روزہ، تراویح، صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل

۶۵۔طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)

۶۶۔صدقۂ فطر اور عقیقہ سے متعلق مسائل

۶۷۔زکوۃ اور مصارفِ زکوۃ

۶۸۔اسلامی پردہ اور آزاد معاشرے کی بربادی

۶۹۔محرم کی حقیقت اور عاشوراء کے واقعات، اسلامی جنتری اور اعمال

۷۰۔زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت اور اسلامی جہاد

۷۱۔غیر مسلموں سے متعلق مسائل (شریعت کی روشنی میں)

۷۲۔وفات سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو نصیحتیں

۷۳۔دعا کی قبولیت کے اوقات وآداب اور مانگنے کا طریقہ

۷۴۔صحابہ کی سیرت (تاریخ کی روشنی میں)

عربی کتابیں

۷۵۔أهمية المرأة في ضوء القرآن والسنة

۷۶۔الإنسان في ضوء القرآن والسنة

۷۷۔نبذة عن صفات رسول الله صلى الله عليه وسلم

۷۸۔غزوة حنين والطائف في ضوء القرآن والسنة

۷۹۔أسباب تحبط الأعمال وأهمية النية في ضوء القرآن والسنة

۸۰۔الفتن الواقعة إلى قيام الساعة في ضوء القرآن والسنة

۸۱۔النبي الخاتم من، متى، وأين

۸۲۔الهندوسية فرقها، عقائدها، منظماتها، آهدافها

۸۳۔أهمية الدعوة والتبليغ في ضوء القرآن والسنة

۸۴۔ذكر سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم والمنع عن عبادة
الأوثان في الكتب الهندوسيه

۸۵۔أهمية المرأة في ضوء القرآن والسنة

انگریزی

۸۶۔قرآن (20X3016)

۸۷۔اسلام؟

۸۸۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینڈ دا اسٹیٹس آف ورشپ

۸۹۔اذان اے کالنگ فار ہیومینٹی

۹۰۔بیسک ٹیچنگ آف اسلام

۹۱۔محمد دی لاسٹ پرفٹ انڈر دی شیڈ آف وید

۹۲۔ہندور لیجین اٹس سیکٹ آرگنائزیشن اینڈ انٹروڈکشن آف اٹس انسٹی ٹیوشن

۹۳۔دی سوارڈ آف اسلام

ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۹۴۔رمضان کا تحفہ (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)

۹۵۔منتخب احادیث (حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)

۹۶۔دار ارقم کا احسان انسانی دنیا پر (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)

۹۷۔قادیانیت نبوتِ محمدی کے خلاف بغاوت (شیخ محمد بن عبداللہ السبیل)

۹۸۔یکساں سول کوڈ اور مہلاؤ کے ادھکار (محمد سید محمد رابع حسنی ندوی)

۹۹۔مالک ومخلوق (محمد مصطفیٰ قادری)

۱۰۰۔یتیموں کی کفالت (محمد عامر صدیقی ندوی)

۱۰۱۔مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (سید محمد حسنیؒ)

ہندی کتابیں

۱۰۲۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X8)

۱۰۳۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X16)

۱۰۴۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ۔20X30X32)

۱۰۵۔تفسیر فاروقی (جلد اول)

۱۰۶۔تفسیر فاروقی (جلد دوم)

۱۰۷۔تفسیر فاروقی (جلد سوم)

۱۰۸۔تفسیر فاروقی (جلد چہارم)

۱۰۹۔تفسیر فاروقی (جلد پنجم)

۱۱۰۔تفسیر فاروقی (جلد ششم)

۱۱۱۔تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)

۱۱۲۔قرآن کا پیغام (پارہ عمہ کی تفسیر)

۱۱۳۔اسلام دھرم کیا ہے؟

۱۱۴۔انتم سندیشٹا کب کہاں اور کون

۱۱۵۔جہاد آتنکواد اور اسلام

۱۱۶۔پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام

۱۱۷۔تفسیر سورۃ الفاتحہ

۱۱۸۔اسلام کیا ہے؟

۱۱۹۔کفر وشرک کی حقیقت

۱۲۰۔توحید کی حقیقت

۱۲۱۔لا الہ الا اللہ کی گواہی

۱۲۲۔سرشٹی کا شرشٹا کون؟

۱۲۳۔پراکرتک ایش دوتوں کا دھرم اور پرلوک وشواش

۱۲۴۔اللہ کے ادھکار اور بندوں کے ادھکار

۱۲۵۔اسلامی شاشن اور شاشک ا۔تہاسک درِشٹی سے

۱۲۶۔اسلام کی بنیادی معلومات

۱۲۷۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پر ماڑت جیونی
۱۲۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں
۱۲۹۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ زندگی
۱۳۰۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سوال وجواب کی روشنی میں
۱۳۱۔اللہ کے پیارے نبی ایک نظر میں
۱۳۲۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باتیں
۱۳۳۔اذان کیا ہے؟
۱۳۴۔آؤ نماز کی اور
۱۳۵۔روزہ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۶۔زکوٰۃ کا حکم اور اس کے مسائل
۱۳۷۔عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۸۔حج اور عمرہ کا آسان طریقہ
۱۳۹۔اسلامی وراثت کی تقسیم ایک نظر میں
۱۴۰۔میراث کی تقسیم (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۴۱۔موبائل سے سمبندھت مسائل
۱۴۲۔بیوی شوہر کی ذمہ داریاں
۱۴۳۔اسلام دھرم تلوار سے پھیلا یا سداچار سے
۱۴۴۔صحابہ کا اسلام اور اس کے بعد
۱۴۵۔جنت کے حالات اور جنتی
۱۴۶۔آپ کے سوالوں کا آسان حل
۱۴۷۔جھاڑ پھونک جادو ٹونا اور تعویز گنڈے
۱۴۸۔ہندی پتر کارتا اور میڈیا لیکھن
۱۴۹۔غیر مسلموں کے ساتھ ویوہار ا۔تہاسک درشٹی سے
۱۵۰۔غیر مسلموں سے سمبندھ اور دھارمک آزادی

زیر طبع کتابیں

۱۵۱۔دوسو معاشرتی مسائل
۱۵۲۔تفسیر فاروقی (جلد اول اردو)
۱۵۳۔تفسیر فاروقی (جلد دوم اردو)
۱۵۴۔تفسیر فاروقی (جلد سوم اردو)
۱۵۵۔تاریخ الاسلام
۱۵۶۔قصص الانبیاء
۱۵۷۔مجموعہ احادیث (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۸۔دعا کے آداب (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۵۹۔اسلام کے عدالتی فیصلے (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۰۔سیرت صحابہؓ
۱۶۱۔قربانی سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۲۔طہارت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۳۔علم سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۴۔ایمانیت، عقائد اور نذر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۵۔عیدین وجمع سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۶۔مدارس سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۷۔ہبہ وجہیر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۸۔سود سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۶۹۔سفر اور صدقۂ فطر سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۰۔طلاق وعدت اور نفقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۱۔نماز وجماعت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۲۔نکاح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۳۔زکوٰۃ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۴۔حج سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۵۔امامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۶۔قرأت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۷۔تجارت کی مختلف قسموں سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۸۔وصیت ومیراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۷۹۔اذان واقامت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۰۔تربیت، رضاعت وعقیقہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۱۔علامات قیامت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۱۸۲۔سجدۂ تلاوت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۳۔وقف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۴۔مسجد سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۵۔علم وعلماء سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۶۔تقلید واجتہاد کی شرعی حیثیت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۷۔سجدہ سہو سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۸۸۔بدعت کی نحوست سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔کرائے داری سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۰۔کاروبار میں شرکت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۱۔میراث سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۲۔سنت ونوافل سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۳۔اصلاح معاشرہ سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۴۔عورتوں کے مخصوص مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۵۔انسانی اعضا سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۶۔میت سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۷۔رمضان روزہ اور تراویح سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۸۔اعتکاف سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۱۹۹۔زمین سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۰۰۔رویتہ ہلال سے متعلق مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)

بدھ مت
کا
مختصر تعارف

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(استاذ: دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ وصدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند